27.47

رنگ تیرے آنچل کے

سلیم احمد صدیقی

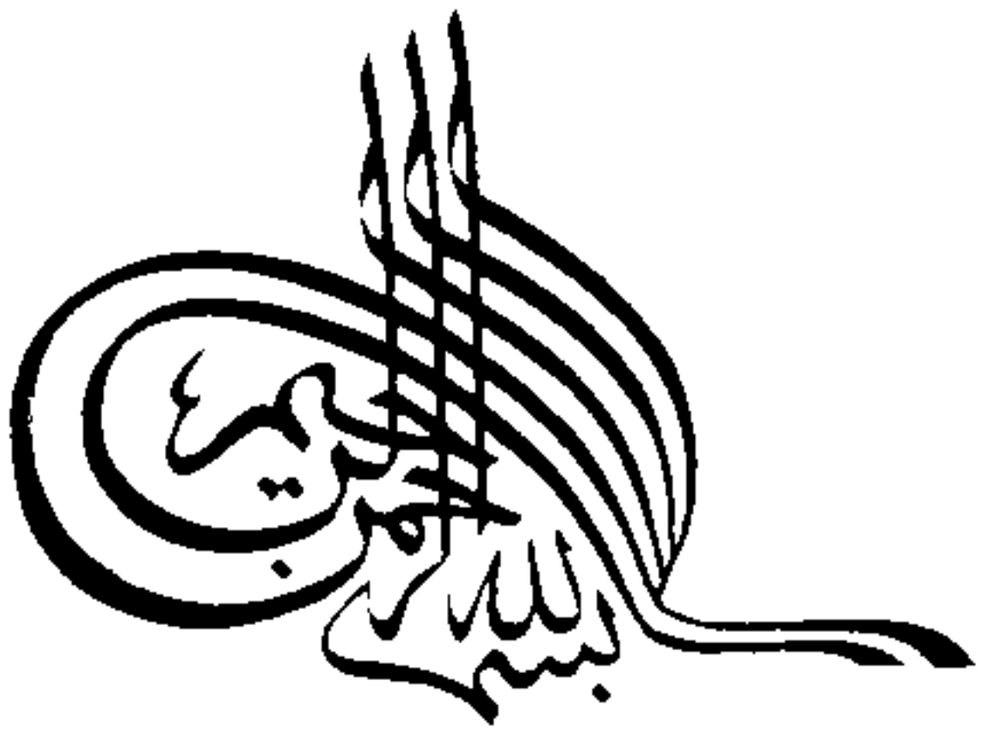

رنگ تیرے آنچل کے

Marfat.com

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ' اقرا سنٹر' اردو بازار لاہور 7224228
کوالٹی ڈیپارٹمنٹل سٹور' کالج روڈ' بورے والا
اسلامی کتب خانہ' فضل الٰہی مارکیٹ' لاہور 7223506
مکتبہ رشیدیہ' نیو جنرل' چکوال
ویلکم بک پورٹ' اردو بازار' کراچی
یونیورسٹی بک ایجنسی' خیبر بازار پشاور
بک سنٹر علامہ اقبال چوک' سیالکوٹ
منیر برادرز' مین بازار جہلم
احمد بک کارپوریشن' اقبال روڈ' راولپنڈی
بنگش بک ڈپو' اردو بازار' سیالکوٹ
چوہدری بک ڈپو' مین بازار' دینہ
اسلامک بک سنٹر' اردو بازار' کراچی
ضیاء القرآن پبلشرز' گنج بخش روڈ' لاہور
فرید پبلشرز' نزد مقدس مسجد' اردو بازار' کراچی
کتاب گھر' علامہ اقبال روڈ' راولپنڈی
نیو الیاس کتب محل' کچہری بازار' جڑانوالہ
ادریس کتاب محل' مین بازار' منڈی سمبڑیال
عمر بک سنٹر' جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر 653057
خان بک ڈپو' حافظ آباد
جہانگیر بکڈپو' اردو بازار' کراچی
شکیل بک ڈپو' مندری
زمان لائبریری' ربوہ
الیاس بک ڈپو' جلال پور جٹاں
چغتائی بک ڈپو' دھڈیال آزاد کشمیر
جالندھر بک ڈپو' ڈسکہ
مختار سنز' قصہ خوانی بازار' پشاور
افضل کتاب گھر' میر پور آزاد کشمیر
مسٹر بکس' سپر مارکیٹ' اسلام آباد 2278843-5
نیشنل بکس' ستارہ مارکیٹ G-7' اسلام آباد 2204241

سعد پبلی کیشنز' فرسٹ فلور' میاں مارکیٹ لاہور 7122943
کشمیر بک ڈپو' تلہ گنگ روڈ' چکوال
مسلم بک لینڈ' بینک روڈ' مظفر آباد
یونائیٹڈ بک ہاؤس' کچہری روڈ' منڈی بہاؤالدین
نیو ہاڑی کتاب گھر' جناح روڈ' ہاڑی 62310
رحمٰن بک ہاؤس' اردو بازار' کراچی
الکریم نیوز ایجنسی' گول چوک' اوکاڑہ
شائلہ بک ایجنسی' محلہ چوہدری پارک' ٹوبہ ٹیک سنگھ
بلال کاپی ہاؤس' لیاقت روڈ' میاں چنوں 662650
مکتبہ العلم' ۱۷- اردو بازار' لاہور
میاں ندیم' مین بازار' جہلم
دارالادب' تلمبہ روڈ' میاں چنوں
اشرف بک ایجنسی' کمیٹی چوک' راولپنڈی
شمع بک ایجنسی' فیصل آباد
ہاشمی برادرز' کتب و رسائل' گوردت سنگھ روڈ' کوئٹہ
رضا لائبریری' شاہ کوٹ
الاخوان القادری' مسندی کارنر' اندرون بوہڑ گیٹ' ملتان
نیو نفیس بک ڈپو' مین بازار' میانوالی
اسلامی کتب خانہ' حافظ آباد
نظامی کتب خانہ' پاکپتن شریف
خالد کتاب محل' اوگوگی' سیالکوٹ روڈ
الامانی لائبریری' ربوہ
سلیمی بک ڈپو' احمد پور شرقیہ
الرحمت سٹیشنری' ڈسکہ
کاروان بک سنٹر' بہاولپور
اتفاق بک ڈپو' بھلوال
شاہین بک ہاؤس' منڈی بہاؤالدین
بک ٹاؤن F-10' مرکز اسلام آباد 2299604
پاکستان بک ڈپو' مین بازار' جلال پور جٹاں

Marfat.com

رنگ تیرے آنچل کے

سلیم احمد صدیقی

خزینہ علم و ادب
کریم مارکیٹ اردو بازار - لاہور ۷۳۱۳۱۶۹ ، ۷۲۰۲۳۲۱

Marfat.com

دیدہ زیب اور
خوبصورت کتب کا
واحد مرکز

تزئین واہتمام
نذیر محمد طاہر نذیر

84690

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت 2005ء
سرورق عبیداللہ
کمپوزنگ محمد عمران [illegible]
مطبع [illegible] پریس لاہور
قیمت 150/-

Marfat.com

فہرست

منظومات

حمد	11
مدینہ کیسی بستی ہے	13
کلمہ شکر	19
کبھی اک خواب دیکھا تھا	20
ایک نظم "عروج" کی نذر	25
کل	30
دل کا موسم	31
نفرت زادہ	32
المیہ	34
زیست کا اعتبار	35
دل کی راہیں	36
کچھ ان دیکھے سپنے	37
جی کرتا ہے	39

Marfat.com

''دریا کے سنگ'' پڑھ کر!	43
ایک کہانی	44
اے مرے دل کی امنگو!	48
گفتنی، ناگفتنی	50
''ن'' کے لیے ایک نظم	51
برکھا رُت جو آئی.....	53
پیار کی محفل	54
ایک درخت کی فریاد	55
میں حاضر ہوں	59
برف نامہ	63
شاہ زیب کے لیے ایک نظم	74
اک لڑکا، اک لڑکی	76
مرے ننھے شکاری!	81
بالکل اکیلا	84
چلو، لوٹیں انہیں نیلے جزیروں کی طرف جاناں	86
عزیز و محترم پروفیسر سمیع اللہ قریشی صاحب کی نذر	89
ایک نظم، عبدالمجید شیخ صاحب کے لیے!	93
ایک نظم زاہد منیر صاحب کے لیے	97
ایک نظم محمد عثمان خان یوسفی صاحب کے لیے!	101
قطعات	

Marfat.com

یادِ رفتگاں

اے مری جاں	127
میں نے کبھی سوچا نہ تھا!	130
تو چل دیا ہے.....	142
تخیل اور حقیقت	145
تیرا چہرہ، میرا چہرہ	147
میری بہنا!	149
مری بہنا! مری بہنا!	150
کیسۂ دل میں عجب گنجِ گراں ہوتا ہے	158
'رب' کے نام	159
ہمارے چار جانب آج کل غم سانس لیتے ہیں	162
تُو رخصت ہوگئی ہے	164
مجھے کچھ حوصلہ دے	167
ہر گھڑی تیری اداؤں کا بیاں پھیلا ہے	173
دعا	175

Marfat.com

Marfat.com

منظومات

Marfat.com

Marfat.com

حمد

ترا نام میرے سبھی دکھوں کا علاج ہے
ترا نام نورِ خرد کا اعلیٰ خراج ہے

ترا نام شب کے سفر میں تاروں کی روشنی
ترا نام عمر کی رہگزاروں کی روشنی

ترا نام جہل کے شہر میں درِ آگہی
ترا نام رازِ حیات میں سرِ آگہی

ترا نام ازل سے رچے فضائے بسیط میں
ترا نام ابد میں بچے فضائے محیط میں

ترا نام وجہِ ثبات جہدِ حیات میں
ترا نام وجہِ قرار وقتِ ممات میں

Marfat.com

ترا نام آمد و شد میں سانس کی موج زن
ترا نام وقت کی سیج پر گلِ انجمن

ترا نام یومِ الست رازِ خود آگہی
ترا نام منبعِ ہر شہی و شہنشہی!

ترا نام باغِ حیات میں گلِ خوبرو
ترا نام ساری جہات میں گلِ آرزو

ترا نام روزِ قیام مونسِ جسم و جاں
ترا نام وجہِ سکونِ سینۂ عاشقاں!

ترا نام عالمِ رنگ و بُو کی فضاؤں میں
ترا نام محفلِ ہائے و ہُو کی ہواؤں میں

ترا نام دل کا قرار رنگ میں، روپ میں
ترا نام سایۂ سبز درد کی دھوپ میں

ترا نام ساری شہادتوں کا مآل ہے
ترا نام سارے جہاں میں رنگِ جمال ہے!

Marfat.com

مدینہ کیسی بستی ہے

مدینہ کیسی بستی ہے؟
مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں پر روز و شب ہر سمت اک نادیدہ خوشبو کی پھواریں سی برستی ہیں
رچی رہتی ہے اک نازک مہک جس کی ہواؤں میں
بسا رہتا ہے مانو نور سا جس کی فضاؤں میں!

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں پر سبز گنبد ہے
سنہری جالیاں ہیں
روضۂ جنت ہے
اور محرابِ نبویؐ ہے

Marfat.com

مدینہ ایسی بستی ہے
کہ جس کے چپے چپے پر
مرے خیر البشرؐ نے پاؤں رکھے ہیں
جہاں وہ حجرۂ اقدس ہے
بے شک جس کی مٹی
عرشِ ربی کے برابر ہے ادب میں اور رتبے میں
جنیدؒ و بایزیدؒ آتے ہیں جس جا ہوش گم کردہ!

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں پر مسجد نبویؐ کے چھ اونچے حسیں نازک مناروں پر
سنہری روشنی اس طور پڑتی ہے
کہ نیلے آسماں پر ماہِ کامل شرم سے یوں منہ چھپاتا ہے
کہ اُس کی چاندنی تو ماند ہے اس نور کے آگے!

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں پر سبز گنبد کا حسیں مہکا ہوا سایا
ادائے دلبری سے
نازکی، آہستگی سے

Marfat.com

ہر کس و ناکس کے دل پر یوں اترتا ہے
کہ جیسے ہو مہک نازل گلابوں پر
کہ جیسے آب نازل ہو سرابوں پر
کہ جیسے رقص فرما ہو بہار اک بارگی کہنہ خرابوں پر
کہ جیسے امرِ ربی روح اترے جسدِ خاکی پر
ہبوطِ نسلِ انسانی کے دن!

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں پر سبز گنبد کے تلے جا کر
سنہری جالیوں کے سامنے جا کر
رسولِ پاکؐ کو جب جب سلام اک شخص کرتا ہے
رسولِ پاکؐ اس کو مرحمت کرتے ہیں خود اس کا جواب
اور اس کی خوش بختی کا ہو گیا کیا ٹھکانا
جس پہ ختم المرسلینؐ بھیجیں سلام؟

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں پر مسجد نبویؐ کے
چھ اونچے، حسین نازک مناروں سے اذاں جب گونجتی ہے

Marfat.com

اور اقامت مسجدِ نبویؐ میں جس دم ہوتی ہے برپا
تو ہر دل ایک کلمے پر
عجب بے خود سا ہو جاتا ہے
جب وہ شاہد و مشہود کو
اک جا پہ پاتا ہے
بھلا اس سے حسیں تر آدمی کیا زیست میں دے گا گواہی
اس جگہ مشہود، جو محبوبِ ربِّ دو جہاں ہے،
آپ شاہد کی نظر کے سامنے ہوتا ہے
یا دل کی طرف پہلو میں ہوتا ہے

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں جگ سے نرالا کام ہوتا ہے
جسے مخلوق اور سارے ملائک اور خالق مل کے کرتے ہیں
نرالا ہے مرا مالک
کہ وہ کہتا ہے "ہو جا" اور ہو جاتا ہے سب کچھ آنِ واحد میں
کہ اس کی شان اونچی ہے
ارادہ ہے عمل اُس کا
مگر اک کام...... بس اک کام ہے ایسا

Marfat.com

جسے وہ پھر بھی کرتا ہے
مرے رب کا وہ اعلیٰ اور ارفع کام
اس بستی کو
ہر ساعت، ہر اک پل
لطف سے معمور رکھتا ہے
مدینے کا ہر اک باسی
وہ شہری یا مسافر ہو
زباں سے اس نرالے ذائقے کو خود بھی چکھتا ہے!

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں مجھ سے گنہ گاروں، سیہ کاروں کی
کالی اور بے ڈھب گٹھڑیوں پر
جس گھڑی پڑتی ہیں رحمت اور شفاعت کی پھوہاریں
تو خدا بھی مسکرا کر دیکھتا ہے
بخش دیتا ہے
کہ آخر اُس کو بھی تو لطف آتا ہے بہت
اُس اپنے ختم المرسلینؐ کے ناز اٹھانے میں!

Marfat.com

مدینہ ایسی بستی ہے
جہاں......
جس جا......
نہیں، رہنے دے اے شاعر
زباں عاجز ہے کچھ کہنے سے
عاقل کو اشارہ کافی ہوتا ہے
سمجھ جائیں گے سارے لوگ بس خود ہی
مدینہ کیسی بستی ہے!

Marfat.com

کلمۂ شکر

بخش دی ہے عاجزی کو سروری تُو نے مری
اک عجب انداز سے جھولی بھری تُو نے مری

کیا نرالا نُور تھا تیری اداؤں میں رچا
کی بھیانک راستوں میں رہبری تُو نے مری

دل بری اور بے نیازی تیرے ہی اوصاف ہیں
بے نیازی میں مگر کی دلبری تُو نے مری

ناز میں جتنا کروں تیری عطا پر، پھر بھی کم
کس غضب کی آج دلجوئی کری تُو نے مری!

تھی نگلنے کو مجھے اک پیشِ پا اُفتادہ راہ
اُس عجب سی رہ میں کی صورت گری تُو نے مری

دکھ کی تاریکی سیہ کرنے کو تھی جس کو سلیم
زرد وہ شاخِ مسرت کی ہری تُو نے مری!

Marfat.com

کبھی اک خواب دیکھا تھا

کبھی اک خواب دیکھا تھا
کھلی اور جاگتی آنکھوں سے میں نے خواب دیکھا تھا:
دُھلا، نکھرا ہوا آنگن
دُھلے، نکھرے ہوئے آنگن میں
پیلے، کاسنی، نیلے، بسنتی، چمپئی اور ارغوانی مسکراتے پھول
تاحدِّ نظر معصوم پریوں کی طرح سے مسکراتے پھول
ہنستے، چہچہاتے، جھلملاتے پھول
اور پھولوں پہ لہراتی، مچلتی، ڈولتی، انگڑائیاں لیتی، لچکتی، سرسراتی،
جھومتی، خوش رنگ، پیاری تتلیاں

Marfat.com

اور تتلیوں، پھولوں پہ لہراتا، مچلتا، ڈولتا، انگڑائیاں لیتا، لچکتا
سرسراتا، جھومتا آنچل

ترا آنچل.....
حسیں قوسِ قزح کے سات پیارے شوخ رنگوں میں رنگا آنچل!
اِس آنچل، تتلیوں، پھولوں کے سائے میں کھڑا مَیں
کیف سے مسرور!
تیرے پیار سے مسحور!!
خوشیوں کی نرالی سی تھکن سے چُور!!!
یہ بس خواب تھا
اک خواب،
اوائل عمر میں دیکھا تھا جو میں نے
اک ایسا خواب،
جو دیکھا تھا میں نے جاگتی آنکھوں سے!

میں نے زندگی بھر اپنے اس اک خوبصورت خواب کو
تعبیر دینے کے لیے جدّ و جہد کی
زندگی بھر اپنے دونوں ہاتھ محنت میں لگائے
اپنے دونوں پاؤں پر تن کو اٹھایا

Marfat.com

جون کی تپتی دوپہروں میں دہکتے، جلتے، بھنتے، تیز سورج کے تلے
پہروں چلا، چلتا رہا ہوں!
اور دسمبر کی طویل اور برف میں لپٹی ہوئی راتوں کی نیندوں کو
میں ہفتوں اور مہینوں تک نہیں، سالوں تلک تجتا رہا ہوں!
بارشوں کے موسموں میں گھر سے باہر کیچڑوں میں
اپنے دونوں پاؤں کتنے عرصے تک لت پت کیے ہیں!
لیکن اس سارے زمانے میں مرادوہ خواب
نظروں کے افق پر روز اٹھلاتا رہا
اور روز لہراتا رہا!
پھر ایک دن آیا کچھ ایسا
رب کی رحمت سے
اک آنگن مل گیا مجھ کو
اس آنگن میں اک آنچل مل گیا مجھ کو
ترا آنچل، سجل آنچل
دھنک کے سات رنگوں میں رنگا آنچل!
اُس آنگن میں اُس آنچل کے حسیں سائے تلے دو پھول پائے
اک حسیں اور نازنیں تتلی ملی
میں مسکرانے لگ پڑا

84690

Marfat.com

مجھ کو لگا یوں
میری خاطر اس زمیں پر بن گیا جنت مرا گھر جس طرح!

لیکن اچانک ایک دن
وہ خواب جو دیکھا تھا میں نے جاگتی آنکھوں سے
وہ بس خواب بن کر رہ گیا
آندھی چلی اور روح پر اترا اندھیرا
اور مری ذات اس بھیانک تیرگی کے پھیلے سائے کے تلے
بس رہ گئی ہے اجنبی بن کر خود اپنے ہی بھرے آنگن کے اندر!
جون کی تپتی دوپہروں میں مَیں خود کو ڈھونڈتا ہوں
اور دسمبر کی طویل اور برف میں لتھڑی ہوئی راتوں میں
خود کو کھوجتا ہوں
اور کیچڑ سے بھرے برسات کے موسم میں رہ رہ سوچتا ہوں میں:
مرا آنچل
مرے پھول
اور مری تتلی
سبھی ہیں میرے آنگن میں
مگر میں خود کہاں ہوں؟

Marfat.com

روح پر اترے اندھیرے میں مَیں خود کو ڈھونڈتا ہوں
کھوجتا ہوں
سوچتا ہوں:
میں کہاں ہوں؟
میں کہاں ہوں؟
میں کہیں ہوں بھی کہ......؟

Marfat.com

ایک نظم ''عروج'' کی نذر

مری بھولی سی تھی دوست!
تُو جب مدھ بھری تھی سی آنکھوں سے
مجھے تکتی سے
تو دل میں مرے اُلفت کا پژمردہ سا بوٹا
سر اٹھانے ،لہلہانے، مسکرانے لگتا ہے پھر سے!
ہمک کر جب تو آتی ہے مری آغوش میں
تو مجھے کو مل جاتا ہے پھر سے اعتبار زیست!

مری بھولی سی تھی دوست!

Marfat.com

تُو جذبات سے معمور ہے
(میں جانتا ہوں)
پر ابھی تو ماورا ہے
حرف اور آواز کے پیچیدہ اُس رشتے سے
جس کے جھوٹے سچے بندھنوں میں
ہم بندھے رہتے ہیں پوری زندگی......
اور تُو فقط جذبات پر جیتی ہے
اور خوش ہے!
مرا رب تجھ کو خوش رکھے!

☆

میں اک ایسا شجر ہوں
جس نے اپنا شوخ اور رنگیں بہاروں کا زمانہ جی لیا ہے.
جس کے جانے کتنے پتے جھڑ چکے ہیں
کتنے پتے جھڑ رہے ہیں
چند پتے بچ رہے ہیں
جو رگوں کو منجمد کر دینے والی ٹھنڈ سے
کب تک مجھے محفوظ رکھیں گے؟
مجھے انجام اپنا اب بہت نزدیک لگتا ہے!

Marfat.com

☆

ترے معصوم چہرے پر
یہ حیرت سے، محبت سے بھری آنکھیں چمکتی ہیں
تو مجھ جیسے اندھیروں میں اُتر کر جانے والے اک مسافر کو
حیاتِ جاوداں کا سرمدی پیغام دیتی ہیں
مرے جذبات کے رستے
مری آنکھوں، مرے دل میں اُتر کر
زیست کے مفہوم کا ادراک کرتی ہیں عطا!

☆

ترے بھولے سے چہرے پر یہ نازک پتلے پتلے ہونٹ
جب معصومیت سے مسکراتے ہیں
تو گویا وقت کی تاریک راہوں میں
ستارے بھرتے جاتے ہیں
چراغاں کرتے جاتے ہیں!

☆

تری یہ نرم و نازک انگلیاں
انجان شوخی سے
کبھی چھوتی ہیں میرے لب

Marfat.com

تو جیسے وقت کی ظالم تھکن اِک پل میں مِٹ جاتی ہے
بجھ جاتا ہے انگاروں بھرا سورج
صبا اٹکھیلیاں سی کرنے لگتی ہے!

☆

تری شیریں زبان
جب معنی و مفہوم سے عاری،
مگن میٹھے سُروں میں کرتی ہے غوں غاں
تو لگتا ہے مجھے ایسے
مرے کانوں میں پھر جیسے
اُسی شفقت بھری شیریں صدا کی بازگشت آئی
کہ جو یومِ الست آئی!

☆

میں کس کس طور سے مشکور ہوں تیرا!
تری معصوم اور الفت بھری صورت نے
اس بھولی سی مورت نے
تری نازک اداؤں نے
تری ان معنی و مفہوم سے عاری صداؤں نے
مری جھولی میں ڈالے پیار کے پھر سے وہی معنی

Marfat.com

جنہیں میں زیست کے پُرشور، پُرآشوب ہنگاموں میں
کب کا کر چکا تھا گم!

☆

مری بھولی سی ننھی دوست!
میں ممنون ہوں تیرا
مرا رب تجھ کو خوش رکھے!

Marfat.com

کَل

.....۱.

کل میرے کندن سانسوں کا سونا بن گیا پیتل
کل میری آشا کی صراحی درد سے ہو گئی بوجھل

کل تپتی ہوئی لوؤں نے کھولا دیا مرا سکھ ساگر
کل خود سمے نے خالی کر دی آس اُمید کی گاگر

کل خوشیوں کے رنگ محل میں گھُس آئے کچھ بھُتنے
کل من شیشہ چُور کر دیا اُن کے کالے یُدھ نے

کل اِس دل نے جانا، ہوتے ہیں سب سپنے جھوٹے
کل آندھی کے جھکڑ ایسے چلے کہ سپنے ٹوٹے

کل جیون کے پیڑ کے نیچے رات بڑی سنسان
کل مرے دل پر دُکھ یوں اُترا جیسے روح پہ گیان!

Marfat.com

دل کا موسم

سائیں سائیں تیز ہوائیں
جنگل میں سر پٹخ رہی تھیں
پیڑوں پر سے پیلے پتے
ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر رہے تھے
پت جھڑ پورے جوبن پر تھا!

لیکن پیار کی ایک نظر سے
تیرے پیار کے ایک بول سے
بدل گیا تھا دل کا موسم
دھنک کے رنگ چمک اُٹھے تھے
پت جھڑ رُت میں بہار آئی تھی!

Marfat.com

نفرت زادہ

میں نفرت کے سمندر میں ہوا پیدا!
اسی کے شور اور نمکین پانی پر ہوئی پھر پرورش میری
اسی کے ساحلوں کے چمچماتے ریت پر
میرا لڑکپن شک کے گھونگے بے یقینی کی رُوپہلی سیپیاں
چُن چُن کے گزرا

روح نے نشو ونما پائی
مرے جذبوں نے سیکھا مسکرانا بھی
اسی پانی، اسی ساحل کی نفرت، بے یقینی، شک، حقارت
خوف سے بھرپور اور بوجھل ہوا میں سانس لے لے کر
مرا نازک سا پتلا تن بدن پل کر
جواں، کڑیل جواں کے روپ میں ابھرا!

Marfat.com

عجب مخلوق ہوں میں بھی!
عجب مخلوق ہوں میں بھی!
مجھے کوئی پیار سے دیکھے
تو مر جاؤں
کہ میری زندگی نفرت سے، شک سے،
بے یقینی سے، حقارت سے، عبارت ہے
کہ الفت کی ہوا میرے لیے زہرِ ہلاہل ہے!
کہ میرے واسطے چاہت کا پانی زہرِ قاتل ہے!

Marfat.com

المیہ

نظریں ہیں پتھرائی پتھرائی اور جی گھبرایا سا
دل پر اک انجانا بوجھ ہے، روح پہ ہے اک سایا سا

ڈولتی سانسیں، ڈوبتی نبضیں، اکھڑا دل اور خالی ہاتھ
جیون بھر جسے منزل سمجھا وہ بھی چھوڑ گئی ہے ساتھ

زیست کے رنگ برنگ سٹیج پہ کھڑا ہوا ہوں میں گمنام
ہونا تھا شاید مری چاہت کا اک روز یہی انجام!

Marfat.com

زیست کا اعتبار

جیسے منتر ہو، جیسے کوئی اسم
جیسے جادو ہو، جیسے کوئی طلسم
دیکھ کر اُس کا خوب صورت جسم
خوشبوؤں کا شمار بڑھتا ہے
میرا دل بار بار بڑھتا ہے
زیست کا اعتبار بڑھتا ہے

Marfat.com

دل کی راہیں

جن کے سینوں میں محبت کے مہکتے قوس ہیں
وہ بھی شاید اپنے وقتوں کے ولی ہیں، غوث ہیں
دل کی راہیں کس قدر معصوم ہیں، بے لوث ہیں!

Marfat.com

کچھ ان دیکھے سپنے

ساون کا موسم بھی عجب ہے، کیا کیا چھب دکھلاتا ہے
دل کے پھیلے رنگ محل میں کیا کیا جوت جگاتا ہے
چھم چھم گرتا پانی کیا کیا باتیں یاد دلاتا ہے

تیز ہوائیں سکڑے سمٹے جذبوں کو پھیلاتی ہیں
دل پہ گری ہوئی برفوں کو پل بھر میں پگھلاتی ہیں
اُنمل اور بے جوڑ سی باتیں دل کا در کھڑکاتی ہیں

ساون دیکھتے دیکھتے کچے دل پکے اور پھوٹ گئے
لوگ ہمارے جیون میں آئے، پھر اک دن روٹھ گئے
کیسے کیسے پیارے پیارے نازک رشتے ٹوٹ گئے

Marfat.com

وقت کی مدہم آنچ پہ جیون پختہ ہوتا جاتا ہے
پر ساون کا موسم جگ میں رنگ سموتا جاتا ہے
آشاؤں کی پگڈنڈی پر دل پھر کھوتا جاتا ہے

گرج چمک کر بجلی جیسے جیون جوت جلاتی ہے
سوئی ہوئی تمناؤں کو پھر سے آن جگاتی ہے
دل کی کھیتی ایک نئے ہی رنگ میں پھر لہراتی ہے

یہ برستے بادل کانوں میں سرگوشی کرتے ہیں
کیسے کیسے بھولے جذبے دل دامن میں اترتے ہیں
آرزوؤں کے چھلیے جادو کس کس طور سنورتے ہیں

دیکھے سپنے تو کچھ سندر ہیں، کچھ سندر نہیں بھی ہیں
پر اَن دیکھے سپنے جادو ہیں، وہ چاہے کہیں بھی ہیں
کچھ اَن دیکھے سپنے دل میں ہیں اور دل میں نہیں بھی ہیں!

Marfat.com

جی کرتا ہے.....

جی کرتا ہے ایسی پیاری اور معطّر نظم لکھوں
جس کو پڑھ کر سارے دل خوشبو سے بھر جائیں، مہکیں
جس کو پڑھ کر سارے لب الفت سے مسکائیں، چہکیں
جس کو پڑھ کر سب آنکھوں میں رنگ بھرے سپنے بہکیں
جس کو پڑھ کر سب سینوں میں ہرے بھرے گلشن مہکیں!

جی کرتا ہے ایسی پیاری اور چمکتی نظم لکھوں
جس کو پڑھ کر ساری آنکھیں خوشیوں سے مسکانے لگیں
جس کو پڑھ کر سارے ہی الفت کے ترانے گانے لگیں
جس کو پڑھ کر سارے درد بھرے قصے افسانے لگیں
جس کو پڑھ کر نور کی بارش میں سب لوگ نہانے لگیں

Marfat.com

جی کرتا ہے ایسی پیاری اور مزیّن نظم لکھوں
جس کو پڑھ کر آسمان کا ہر ہر کونا سجنے لگے
جس کو پڑھ کر باغوں میں پتوں کی پائل بجنے لگے
جس کو پڑھ کر میرا ہر ساتھی دکھ درد کو تجنے لگے
جس کو پڑھ کر ساری دھرتی سولہ سنگھار سے لجنے لگے

جی کرتا ہے ایسی پیاری اور معصوم سی نظم لکھوں
جس کو پڑھ کر ساری دنیا پیار کے گیت سنانے لگے
جس کو پڑھ کر ساری دنیا ہنسنے اور ہنسانے لگے
جس کو پڑھ کر ساری دنیا امن ترانے گانے لگے
جس کو پڑھ کر ساری دنیا کیف اور وجد میں آنے لگے

لیکن میں کس طور سے پیاری اور معطّر نظم لکھوں
جب دھرتی پر ہر ہر جانب بھوک ہو اور بے کاری ہو
جب دھرتی پر ظلم وستم کا ہر سُو پلّہ بھاری ہو
جب دھرتی پر پیار کی قیمت ذلت ہو اور خواری ہو
جب دھرتی پر ایڈز سی، کینسر سی مہلک بیماری ہو!

Marfat.com

بولو میں کس طور سے پیاری اور چمکتی نظم لکھوں
جب دھرتی پر ہر سو ہا ہا کار مچی ہو جنگوں کی
جب دھرتی پر کوئی بھی تو قیمت نہ ہو امنگوں کی
جب دھرتی پر ہر جانب ہو خبر فسادوں، دنگوں کی
جب دھرتی پر رقص کی محفل جمی ہو ننگ ملنگوں کی

بولو میں کس طور سے پیاری اور مزین نظم لکھوں
جب دھرتی پر ہم سوتیلے بیٹے ٹھہرے دھرتی کے
جب دھرتی پر مرتے جائیں خواب سنہرے دھرتی کے
جب دھرتی پر چیخ و پکار سے کان ہوں بہرے دھرتی کے
جب دھرتی پر جنگ و جدل ہو، زخم ہوں گہرے دھرتی کے

بولو میں کس طور سے پیاری اور معصوم سی نظم لکھوں
آج مرے ہاتھوں کے یہ کشکول پیالے خالی ہیں
میری دونوں آنکھوں کے یہ گول پیالے خالی ہیں
میری سوچ کے بے ہنگم، بے ڈول پیالے خالی ہیں
میرے سلگتے جذبوں کے انمول پیالے خالی ہیں

Marfat.com

☆

چپ ہیں دل کی ساری صدائیں، کالی رات بلا سی ہے
تنہا کھڑا ہوں میں دھرتی پر، میرے ساتھ اُداسی ہے
سمجھ نہ آئے کسی کو جبکہ میری بات ذرا سی ہے
چاروں اور سمندر ہے، پر میری روح تو پیاسی ہے

☆

ایسے میں مَیں کیسے پیاری اور معطّر نظم لکھوں؟
ایسے میں مَیں کیسے پیاری اور چمکتی نظم لکھوں؟
ایسے میں مَیں کیسے پیاری اور مزیّن نظم لکھوں؟
ایسے میں مَیں کیسے پیاری اور معصوم سی نظم لکھوں؟

Marfat.com

''دریا کے سنگ'' پڑھ کر!

زیست عبارت ہے جذبوں سے
جذبے نہ ہوں تو لفظ ضرورت بن جاتے ہیں
اور لفظوں کی بھول بھلیاں تن کو دھوکا دے سکتی ہیں
من تو تشنہ رہ جاتا ہے!
لیکن جذبوں اور لفظوں کے اس چکر میں
اک دن سب کچھ کھو جاتا ہے
جب جذبے اور لفظ کہیں کھو جاتے ہیں
تو پیچھے ایک بھیانک اور بے معنی سا سناٹا گونجتا رہ جاتا ہے!

Marfat.com

ایک کہانی

برسوں پہلے ایک پرندہ
اُڑ کر اک جنگل میں آیا

سردی میں وہ سکڑا، سمٹا
اپنے ہی سائے سے چمٹا

دھوپ میں اُس نے بدن جلایا
بارش میں ہر سو لہرایا

موسم کی سختی بھی جھیلی
کیا کیا بدبختی بھی جھیلی

گرج چمک سینے میں گونجی
ہاتھ میں اُس کے مال نہ پونجی

Marfat.com

عمر گزاری تنکے چنتے
گھر کا تانا بانا بنتے

ہاں، اُس پنچھی کو تب جا کر
مٹھی بھر چھت ملی کہیں پر

اُس نے رب کا شکر بجایا
گھر کو ارمانوں سے سجایا

گھر میں اک دروازہ لگایا
اپنی دلہن کو غازہ لگایا

اس گھر میں رہنے لگے سکھ سے
وہ، بیوی اور ان کے بچے

گرچہ اس میں کام تھا کتنا
پر پھر بھی آرام تھا کتنا!

گھر کے باہر بجلی کڑکے
باہر شور مچائیں لڑکے

Marfat.com

گھر کے باہر بارش آئے
جنگ بپا ہو، سازش آئے

گھر کے باہر آندھی آئے
دروازے پر باندھی جائے

گھر کے اندر چین کی بنسی
ہر دن، ہر شب بجتی رہتی

اک دن اک بچے نے سوچا
دروازے کے باہر ہے کیا؟

اس نے سمجھ کر خود کو بانکا
دروازے کی دَرز سے جھانکا

نامعلوم میں دلچسپی لی
دروازے کی مِٹی گیلی

اُس نے ہٹائی اور در کھولا
در کھلتے ہی آیا بگولا

Marfat.com

باہر آندھی جھول رہی تھی
شاید رستہ بھول رہی تھی

گھر کے اندر آئی آندھی
اور سکھ چین کی گٹھڑی باندھی

پل میں فسوں سا گھر میں پھونکا
ہر سو رنگ سا پھیلا خوں کا

برسوں پہلے ایک پرندہ
اُڑ کر جو جنگل آیا تھا

اُس کے سپنے ٹوٹ گئے تھے
سارے اپنے چھوٹ گئے تھے

وہ دھرتی پر پڑا ہوا تھا
سسک رہا تھا، تڑپ رہا تھا

اُس کو عجب خط دے گئی آندھی
مٹھی بھر چھت لے گئی آندھی!

Marfat.com

اے مرے دل کی امنگو!

اے مرے دل کی امنگو، آرزوؤ!
ذہن کے بے نام، بنجر، بے سکوں کونوں میں جھانکو
بے اماں رستوں میں دیکھو
چارسو اک خامشی ہے!
ایک بے معنی سا سناٹا محیطِ جسم و جاں ہے
بیکراں سا بیکراں ہے!
از زمیں تا آسماں ہے!
روح کی بنجر اُداسی طنز سے ہنستی ہے مجھ پر
میں کہ جس نے زندگانی کے نگینے کھو دیئے ہیں
میں کہ جس نے آرزو کے سب قرینے کھو دیئے ہیں
میں کہ جس نے خوشبوؤں کے سب خزینے کھو دیئے ہیں
میں کہ جس نے الفتوں کے سب دفینے کھو دیئے ہیں

Marfat.com

روح کی بنجر اداسی طنز سے ہنستی ہے مجھ پر
میں کھڑا ہوں ہاتھ دونوں اِس طرح اوپر اٹھائے
جس طرح ڈاکو کسی کو ''ہینڈز اپ'' کہہ دے
سبھی کچھ لُوٹ لے اُس کا!

مرے دل کی اُمنگو، آرزوؤ!
میں بھی شاید لُٹ چکا ہوں
زندگی کی اس بساطِ کہنہ پر میں ہار بیٹھا ہوں
مرے سارے ہی مہرے پٹ چکے ہیں
(اور بقولِ شاعراں) کچھ یوں ہے میری کیفیت:
چاہتوں کے نرم آنچل کی ہوا جس دم چلی
دل نے دیکھے خوشبوؤں کے خواب، ایسا سو گیا
آس کی نازک سی ڈوری سے بندھا تھا میرا جسم
تو نے یوں جھٹکا دیا، میں ریزہ ریزہ ہو گیا!

Marfat.com

گفتنی، نا گفتنی

ہزاروں سخن گفتنی ہیں
جو نا گفتہ بھی ہیں
جو نا گفتہ بہ بھی ہیں
......نا گفتنی ہیں!
کہ آخر تو خوفِ فسادِ زمانہ بڑی چیز ہے
جس نے کتنوں کے ہونٹوں کو
مجھ سے بھی پہلے، بہت پہلے
یوں بند رکھا
کہ جیسے کوئی ہونٹ بستہ کلی!
بند بوتل!

مرے دوستو! اے مرے غم گسارو!
تمہیں کیا بتاؤں
کہ جو جو سخن گفتنی ہیں
وہ نا گفتنی ہیں!

Marfat.com

''ن'' کے لیے ایک نظم

تُو مہر و وفا کے پھولوں کی خوشبو سے بھری اک کیاری ہے
مرے گھر میں جنم نہ لے کر بھی مجھے بیٹی جیسی پیاری ہے

تری پیشانی پر فکر و تردّد کی لہریں مدھم مدھم
تری سہمی سہمی سی آنکھیں، ہے مجھ پہ ستم بالائے ستم
جن ہاتھوں نے ترے سکھ کی سدا مانگی ہے دعا اپنے رب سے
اب وقت کٹھن ہے اُن کے لیے، ترے آنسو پونچھیں کس ڈھب سے

اپنا تو ہے تجھ سے وہ رشتہ، تجھے رنج میں دیکھیں، صبر کریں
جنہیں رب نے دیا تجھ سا ہیرا، اے کاش! وہ تیری قدر کریں
اے نورِ نظر، رب چاہے تو ترے صبر کا پھل میٹھا ہوگا
ترے آنگن میں، ترے آنچل میں خوشیوں سے بھرا سپنا ہوگا

Marfat.com

کسی شاعر نے مانگی جو دعا، تجھے اُس سے بڑھ کر پیار ملے
''اس دوار سے بھی دکھ دور رہے جس دوار سے تیرا دوار ملے!''

تری آنکھوں میں آنسو آئیں، اتنی تو کبھی مجبور نہ ہو
ترے ہونٹ سدا ہنستے ہی رہیں، ترے دل کا شیشہ چُور نہ ہو

تری بھولی بھالی صورت پر کبھی رنج و الم کی چھاپ نہ ہو
ترے گھر آنگن میں الجھن کی آہٹ نہ ہو، غم کی چاپ نہ ہو

مری رب سے دُعا ہے، تیرا سدا خوشیوں سے دامن بھرا رہے
ہر سمت وفا کے پھول کھلیں، خوشبو سے تن من بھرا رہے!

Marfat.com

برکھا رُت جو آئی.....

درد کچھ دل میں سوا تھا، ٹیس تھی جاں میں جواں
باوجود ضبطِ غم آنسو تھے آنکھوں میں رواں
آرزوؤں کے خرابے اور تمناؤں کا خوں
کوئی بھی پُرساں نہیں، کس سے کہوں؟ کیسے کہوں؟
آفتوں میں جان آئی آفتِ جاں کے سبب
سوجھتے آخر بھلا کب تک جہاں کے مجھ کو ڈھب!

زخم دل کا رستے رستے جب پرانا ہو گیا
اب کے برکھا رُت جو آئی، میں دوانہ ہو گیا!

Marfat.com

پیار کی محفل

دوستوں کا ساتھ ہے اور ساتھیوں کی دید ہے
جا چکی ہے عید، پھر بھی لگ رہا ہے عید ہے

آج ہر چہرہ نظر آتا ہے جیسے ہو جواں
کھل رہے ہیں پھول ہر سو کامرانی کے یہاں

آج ہر دل مست ہے، مدہوش ہے، سرشار ہے
ہر نگہ روشن ہے، مستی میں ہر اک ہشیار ہے

یہ خوشی، یہ شادمانی، یہ مسرّت زندہ باد
اپنے مالک، اپنے رب کی یہ عنایت زندہ باد

انتہائے عاجزی سے میں یہ کرتا ہوں دعا
میرا رب سب دوستوں کو یوں ہی خوش رکھے سدا

دوستوں میں پیار کا رشتہ یونہی دائم رہے
اے خدا! یہ پیار کی محفل یونہی قائم رہے!

Marfat.com

ایک درخت کی فریاد

(کالج کے کھیل کے میدان کے گرد درختوں کے کٹنے پر!)

میرے پیارے انسانو!
میں بے چارا ایک درخت
تم سے ہوں فریاد کُناں
ہائے، میرے کیسے بخت!

میں نے تمہاری خدمت کی
تم نے مجھ پر وار کیا
میں نے تمہیں آرام دیا
تم نے مجھ کو مار دیا

میں تو تمہارے آنگن میں
ربِّ کریم کی رحمت تھا
پیار کی ایک نشانی تھا
زیست کی ایک علامت تھا

Marfat.com

میں کتنے دُکھ سہتا تھا
پھر بھی تم سے ناتا تھا
مئی میں جلتا رہتا تھا
دھوپ سے تمھیں بچاتا تھا

جب ساون رُت آتی تھی
نیا لباس پہنتا تھا
میں تم سب کی آنکھوں کو
کتنی ٹھنڈک دیتا تھا

جب جب سردی آتی تھی
میں خالی ہو جاتا تھا
خود تو ٹھٹھرتا رہتا تھا
دھوپ تمھیں پہنچاتا تھا

میری پھیلی باہوں میں
کتنی چڑیاں رہتی تھیں
ہر موسم میں میرے ساتھ
مل کر دکھ سکھ سہتی تھیں

Marfat.com

نور کا تڑکا ہوتا تھا
چڑیاں چوں چوں کرتی تھیں
تم بستر پر سوتے تھے
وہ تسبیحیں پڑھتی تھیں!

ریت رہی ہے جگ کی یہ
پیڑ بزرگ لگاتے ہیں
خود رخصت ہو جاتے ہیں
بچے میوے کھاتے ہیں

پر تم کیسے بچے تھے
تم نے مجھ کو کاٹ دیا
تم نے میرے تن من کو
زرد لہو سے پاٹ دیا

میری بانہیں خاکی تھیں
میرا سبز لبادہ تھا
اب لوہے کا جنگلا ہے
کل میں جہاں استادہ تھا

Marfat.com

اپنی اپنی کرنی ہے
جاگتا ہے کوئی سوتا ہے
کوئی قاتل بنتا ہے
کوئی مسیحا ہوتا ہے

پاک نبیؐ نے کیا تھا کہا
تم کو شاید نہیں خبر!
دیکھ لیا، بس دیکھ لیا
میں نے تمہارا ذوقِ نظر!

شاید میرے مالک نے
تمہیں نہ بخشا دردِ دروں
سب تعریفیں جس کے لیے
اس کی رضا پر راضی ہوں!

Marfat.com

میں حاضر ہوں

میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں
اے میرے رب، میں حاضر ہوں
میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں
ترا کوئی شریکِ کار نہیں
میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں
ہیں سب تعریفیں تیرے لیے
سب منظر تو نے پیدا کیے
اور ملک بھی تیرا ہے سارا
نہیں کوئی شریک کار ترا

Marfat.com

میں دُور سے چل کر آیا ہوں
اور خالی جھولی لایا ہوں
تُو مالک ہے، تُو خالق ہے
تُو داتا ہے، تُو رازق ہے
میں گھاٹے کا بیوپاری ہوں
پر تیرے در کا بھکاری ہوں
مرے مولا! مجھ کو بھیک ملے
ترے در سے سب کچھ ٹھیک ملے
مجھے علم ملے، مجھے عقل ملے
مجھے رحم ملے، مجھے فضل ملے
مجھے سیدھی سچی راہ ملے
شیطان سے تیری پناہ ملے
مجھے نیکی کی پہچان ملے
اور اپنا بھی عرفان ملے
اور پاک نبیؐ سے پیار ملے
دل الفت سے سرشار ملے
ہو ان کی شفاعت مجھ کو عطا
ہو تیری رحمت مجھ کو عطا

Marfat.com

اور حشر میں بیڑا پار ملے
اور تیرا مجھے دیدار ملے

ہاں، میری جھولی خالی ہے
اور جھولی چھیدوں والی ہے
اور میری رنگت کالی ہے
تری ہر شے دیکھی بھالی ہے
تو مالک ہے، تو والی ہے
اور تیری شان نرالی ہے
یہ دل بخشش کا سوالی ہے!
کوئی مجھ سا عصیاں کار نہیں
کوئی تجھ سا بخشنہار نہیں
رکھ لاج مری ان آہوں کی
مجھے بخشش دے دے گناہوں کی
یہ دامن اجلا کر دے تُو!
میرا من اجلا کر دے تُو!

میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں
اے میرے رب، میں حاضر ہوں
میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں

Marfat.com

ترا کوئی شریکِ کار نہیں
میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں
ہیں سب تعریفیں تیرے لیے
سب منظر تُو نے پیدا کیے
اور ملک بھی تیرا ہے سارا
نہیں کوئی شریکِ کار ترا
میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں
اے میرے رب، میں حاضر ہوں

Marfat.com

برف نامہ

(مری، ۲۶ دسمبر تا ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء)

برف باری کا حسیں منظر تو بس اک چیز ہے
کس طریقے پر بیاں کر پائے شاعر ایسی شے

ہر تنے، ہر شاخ، ہر تنکے پہ، ہر پتے پہ برف
ہر عمارت، ہر سڑک، ہر موڑ، ہر خطے پہ برف!

اک طرف اونچی پہاڑی پر قطار اندر قطار
یوں کھڑے تھے دم بخود چیل اور صنوبر، دیودار

سب کے سر پر برف کی دستار اک اونچی بندھی
ڈالیوں، پتوں پہ چادر برف کی پھیلی ہوئی!

Marfat.com

سج گئے بجلی کے تاروں تک پہ یوں برفوں کے تار
جیسے برق اور برف اک مدت کے ہوں دو بچھڑے یار

ندیاں نالے بھی، اور سب آبشاریں تھم گئیں
تھیں وہ جس بھی روپ میں، اس روپ ہی میں جم گئیں

برف نے پل میں مٹا ڈالے سبھی کچھ امتیاز
پستیوں کو بھی میسر ہوگیا آخر فراز

برفباری کے حسیں دن کا ہوا یوں اختتام
برف کی چادر میں چھپ کر سو گئی وادی تمام!

Marfat.com

☆

قطار اندر قطار اندر قطار تا حدِّ نگاہ
ہر اک نے زیبِ سر کی برف کی اونچی کلاہ
بہت چاہا کہ لفظوں میں اسے کر دیں بیاں
نہ کر پائے مقید، حسن تھا وہ بے پناہ!

☆

عجب دیکھی درختوں پر بہار اندر بہار
کھڑے سر کو اٹھائے وہ قطار اندر قطار
ہوئے وہ برف پوش اک رات کے اندر تمام
سفید اک آگ میں سلگے شرار اندر شرار

☆

پہاڑوں پر گری برفیں، کمال آیا نظر
ہر اک جانب عجب جادو کا جال آیا نظر
کبھی دیکھا تو منظر میں جمال و حسن تھا
کبھی دیکھا تو منظر میں جلال آیا نظر

Marfat.com

☆

عجب جادو بسا دل پر برفباری کر گئی
پڑی برف اس قدر دن بھر، کہ وادی بھر گئی
بڑھا منظر کا حسن اک حد سے جب زیادہ سلیم
عجب ہیبت سی چھائی، روح میری ڈر گئی

☆

نشیبوں میں اٹھائے سر کھڑے تھے ارجمند
فرازِ کوہ پر کتنے کھڑے تھے سر بلند
صنوبر، چیل اور شمشاد کے اونچے درخت
کروں کس طور اُن کا حسن میں لفظوں میں بند!

☆

زمیں پر برف کی کچھ چادریں سی تن گئیں
چھتوں پر برف کی تازہ چھتیں سی بن گئیں
ہوا اب کے کرم کچھ برفباری میں عجب
سبھی روٹھی ہوئی سی آرزوئیں من گئیں!

Marfat.com

☆

چڑھے بجلی کے کھمبوں پر بھی کھمبے برف کے
سجیں بجلی کے تاروں پر بھی تاریں برف کی
پڑی جن منظروں پر برفباری میں نظر
بھلا وہ قید میں کب آ سکیں گے حرف کی!

☆

سجی برفوں کے پھولوں سے ہری وہ ڈالیاں
ہوا چلتی تو بجتی تھیں سہج سے تالیاں
نظر آیا جمالِ حسنِ رب بکھرا ہوا
بہت نظریں ہماری تھیں نصیبے والیاں

☆

کھڑے تھے کچھ شجر اک جا پہ بالکل تند مند
خزاں دیدہ مجسم اور محوِ انتظار
ہوئی جب برفباری رات بھر، تو صبح دم
نرالے کھل گئے برفوں نے ان پہ برگ و بار

Marfat.com

☆

ہے یاں پر ہر کسی کا اپنا اپنا شرف خوب
نظر آئے رونیے سے ہر اک کا ظرف خوب
کھڑا تھا لیمپ کا کھمبا اٹھائے اپنا سر
لئے تن میں حرارت، اور سر پر برف خوب!

(۱)

کوہستان میں برف پڑے، نظر آئے رب کا جمال
رب کا جلال بھی جھلک دکھائے، اور کرے بے حال!

(۲)

برف کی ٹھنڈک دیکھ دیکھ کر من میں سلگے آگ
کسی کے سوئے بھاگ یہاں، اور کسی کے جاگے بھاگ!

(۳)

رات کی رات میں وادی میں وہ برف کا ہوا نزول
ہر ہر پیڑ کی ہر ہر شاخ پہ برف کے سج گئے پھول

(۴)

برف کی چٹی چادر اوڑھ کے دھرتی تو گئی سو
ہوئے کوی ترے پیسے پورے، تو بھی چمپت ہو!

Marfat.com

(۵)

برف کا باوا پارک میں بیٹھا، چپ چپ اور اُداس
جن کے ساجن بچھڑے ہوں، بس وہی کریں احساس

(۶)

برف پڑی تو ہو گئے سارے شجر حجر خاموش
ایسا چپ کا منظر دیکھا، اُڑ گئے اپنے ہوش

(۷)

سبز درختوں کی پریوں نے برف کے پنکھ سجائے
سورج نے پھر کرنیں پھینک کے ان کے مکھ چمکائے

(۸)

برف کے گالے دھرتی پر یوں دھیرے دھیرے آئیں
جیسے رب کی رحمت کے دروازے کھلتے جائیں

(۹)

سڑک پہ برف کی سڑک بنی اور پیڑ پہ برف کا پیڑ
ایسے سہانے منظر میں نے [illegible] لوگوں کی بھیڑ

(۱۰)

کیا کیا ہم کیا لوگ نہ اس پل مستی ہی میں جھومے
مری میں اڑتے بادل نے جب ہم سب کے پلک چومے

Marfat.com

(۱۱)

خوش قسمت ہیں سلیم جو پہنچے پھر اک بار مری
اور دیکھی پھر ایک بار وہ وادی برف بھری!

(۱۲)

مال سے لے کر سنی بینک تک اس موسم میں سیر
دعا ہے اپنی، مالک رکھّے مری نگر کی خیر!

(۱۳)

دیکھے کیسے پیارے مری میں برفباری کے طور
چل مرے پیارے کوی ہراج، اب واپس چل لاہور!

Marfat.com

جب وادی وادی برف پڑی
اور شجر حجر پر برف سجی

دل پر مانو اک سحر ہوا
ہر شاخ نے اوڑھی برف ردا

اک اک پتا روپوش ہوا
سب منظر دشمن ہوش ہوا

خاموش کھڑے تھے پیڑ سبھی
ہر سر پر برف کی چادر تھی

سب ندی نالے جم سے گئے
جو بہتے تھے، وہ تھم سے گئے

ہر سو تصویر سا منظر تھا
جو نقش ہمارے دل پر تھا

Marfat.com

ہم نے چاہا اک نظم لکھیں
اس حسن کا ہم اظہار کریں

جو نظروں سے دل میں اترا
اور روح کا قالب چیر گیا

کچھ ذکر ہو اُس ہیبت کا بھی
جو منظر سے دل پر اُتری

حرفوں کے پتنگ اڑائے بہت
احساس کے رنگ ملائے بہت

جذبے محوِ پرواز ہوئے
بے ربط سے کچھ الفاظ ہوئے

لفظوں میں حسن نہ قید ہوا
ہو پایا ذکر نہ ہیبت کا

Marfat.com

ہاں ذکرِ جمال رہا تشنہ
اور ذکرِ جلال رہا تشنہ!

کچھ بھی تو گرفت میں آ نہ سکا
شاعر اعجاز دکھا نہ سکا

جذبوں کی زبانیں دنگ ہوئیں
لفظوں کی اڑانیں تنگ ہوئیں

تب جا کے ہمیں احساس ہوا
وہ حرف نہ اپنے پاس ہوا

جو کھینچ سکے اس منظر کو
اوپر نیچے اور اندر کو

جو کچھ بھی وہاں پر منظر تھا
وہ اپنے بیان سے باہر تھا

ہم کہہ نہ سکے جو کہنا تھا
ہاں، بہتر چپ ہی رہنا تھا

Marfat.com

شاہ زیب کے لیے ایک نظم

دھوپ سے لہرایا کچھ یوں سپنوں کا آنچل
آن گرا جھولی میں ہماری آرزوؤں کا پھل

نیا نویلا، مہکا، میٹھا، سندر اور سجل
روپ ہے تیرا تتلیوں جیسا، کلیوں سا کومل

نین کٹورے جیسے تیرے، جھیل میں جیسے کنول
من تیرا معصوم اور بھولا، موہنا اور نرمل

تو ماں باپ کی آنکھ کا تارا، آشاؤں کا بل
دادا کی کویتا کی چھل بل، اور انکل کی غزل

آپی کے دیکھے ان دیکھے سپنے کی منزل
دادی کے دل کی مسکان، چچا کی آنکھ کا تِل

Marfat.com

روشنیوں کے شہر میں تُو اک نیا نویلا باغ
اک مٹھی بھر چھت کے نیچے روشن نیا چراغ

شاہوں جیسا نام ترا، پریوں سا ترا مزاج
رب سے دعا ہے میری یہ تو کرے دلوں پر راج

رب نے دیا تیرے پُرکھوں کو علم اور پیار کا دھن
انہی دھنوں سے وہ بھر دے ترا ننھا سا دامن!

جوت سے جوت جلائے تُو یوں، جگ اُجیارا ہو
اپنوں کا تو ہے ہی پیارا، سب کا پیارا ہو!

Marfat.com

اک لڑکا، اک لڑکی

☆

اک لڑکی ہے
جس کی آنکھیں مدھ ماتی ہیں.
ہے جس کی چال غزالوں سی
اور جس کے بال ہیں ناگن سے
اور جس کی چال نشیلی ہے
اور جس کے رُخ پر لالی ہے
اور جس کے لفظ ہیں بھولے سے
اور جس کی ادا متوالی ہے

Marfat.com

☆

اک لڑکا ہے
جو سب کی آنکھ کا تارا ہے
جو بہت ہی سیدھا سادا ہے
اور بہت ہی بھولا بھالا ہے
وہ ایم ایس سی میں پڑھتا ہے
اور روز وہ کیمپس جاتا ہے
موٹی سی کتابیں پڑھتا ہے
اور خواب میں آگے بڑھتا ہے

☆

یہ دونوں ہی
اک دوجے کو چاہتے ہیں
اور اک دوجے کو چاہتے ہیں
اور پاؤں زمیں پہ رکھتے ہیں
تاروں کی باتیں کرتے ہیں
اور چاند کے سپنے دیکھتے ہیں
اور ''ایلو، ایلو'' کہتے ہیں
جو ''آئی لو یو'' کا مخفف ہے!

Marfat.com

☆

جو لڑکی ہے
اس کا اک رشتہ آتا ہے
جس کا ماں باپ سے ناتا ہے
وہ ہچر مچر سی کرتی ہے
پر باپ کی عزت کرتی ہے
اور ماں سے اسے محبت ہے
ماں باپ کے کچھ سمجھانے پر
آخر شادی کر لیتی ہے

☆

ہاں کل میں نے
پھر اُس لڑکی کو دیکھا ہے
چہرے پہ وہی چنچلتا ہے
ہے چال بھی وہی غزالوں سی
اور آنکھیں بھی مدھ ماتی ہیں
ہیں لفظ بھی اُس کے بھولے سے
ہیں بال بھی اس کے ناگن سے
ہے اس کی ادا متوالی سی!

Marfat.com

☆

اور کل میں نے
یہ بھی دیکھا، سچ کہتا ہوں
آغوش میں اُس کی بچہ ہے
جو سب کا دل پرچاتا ہے
جو گول مٹول ہے، پیارا ہے
اور ''آغوں آغوں'' کہتا ہے
میٹھی کلکاریاں مارتا ہے
اور مڑ مڑ کر جو دیکھتا ہے

☆

اور اب میں بیٹھا سوچتا ہوں:
اک لڑکا ہے، اک لڑکی ہے
وہ لڑکا اس کا شوہر ہے
اور لڑکی اس کی بیوی ہے
اور وہ میں ان کے بچے ہے
جو سکھ اور چین کا سپنا ہے
اک گھر میں سارے رہتے ہیں
اور [illegible] رہتے ہیں

Marfat.com

اس گھر کو خدا آباد رکھے
تینوں کو سدا یونہی شاد رکھے!

☆

اب میں لڑکے سے کہتا ہوں:
یہ جیون ہے! یہ جیون ہے!
اس میں تو یہی کچھ ہوتا ہے
کوئی پاتا ہے، کوئی کھوتا ہے
کیوں بیٹھا اب تک روتا ہے
یہاں کون کسی کا ہوتا ہے؟

اب اٹھ کر دل بہلا اپنا
جیون ساتھی کوئی لا اپنا

اب تم ہی کہو، پیارے لوگو!
کیا اس سے غلط میں کہتا ہوں؟

Marfat.com

مرے ننھے شکاری!

مرے ننھے شکاری، تم غلط سمجھے!
میں اصلی شیر کب تھا؟

ہاں، میں جنگل میں ہی رہتا تھا
ندی کے پاس چلتا تھا
مدھری چاندنی راتوں میں شیروں کی طرح بالکل!
وہی رنگت تھی میری
اور وہی سب روپ میرا تھا بظاہر
پر مری دہشت نہ تھی کوئی،
کہ میں کب مارتا تھا زور سے ایسی دہاڑیں
جن سے جنگل گونج گونج اٹھے

Marfat.com

کہ میں کب گوشت کھاتا تھا
نہ کرتا تھا شکار اپنے کسی جنگل کے ہم دم کا
مرے جنگل کے سارے جانور محفوظ تھے
مامون تھے مجھ سے
کہ وہ سب جانتے تھے یہ،
کہ اصلی شیر کب تھا میں؟

مرے ننھے شکاری!
تم اچانک آ گئے اک اور سے
اور آ کے مجھ کو مار ڈالا
ایک ہی فائر سے!
اور پھر میرے تن پر پاؤں رکھا
رائفل اک ہاتھ میں پکڑی
بڑے ہی شوق سے فوٹو اتروایا
اور اخباروں میں چھپوایا
بہت ہی داد پائی
خود کو شیر افگن سمجھنے لگ گئے!

Marfat.com

لیکن
مرے ننھے شکاری!
تم نے یہ جانا نہیں
میں تو فقط مٹی کا ماڈل شیر تھا اِک
میں بھلا کب شیر تھا اصلی؟

مجھے مارے بنا بھی
تم لٹا سکتے تھے مجھ کو
اور میرے تن پہ اپنا پاؤں رکھ کر
رائفل اک ہاتھ میں لے کر
بڑے ہی شوق سے
فوٹو اتروا تے
پریس میں اس کو چھپواتے،
تو میں کچھ بھی نہ کہتا!
میں تو بس مٹی کا ماڈل شیر تھا
کب شیر تھا اصلی؟
مرے ننھے شکاری!
اے مرے ننھے شکاری!!

Marfat.com

بالکل اکیلا

زمانے میں کوئی کب پر مسرت زیست کرتا ہے
رہِ الفت میں ہر ہر گام سو سو موڑ آتے ہیں
مسلسل اک توجہ سے چہکتا پل سنورتا ہے
وفا کی راہ مشکل ہے، بہت سے چھوڑ جاتے ہیں

نہ تھا اتنا بھی کچھ آساں، مگر میں نے تو لا ڈالے
محبت کے چمکتے چاند تارے تیرے قدموں میں
سنوارا ان کو حسنِ آرزو سے، اور سجا ڈالے
وفاؤں کے مہکتے پھول سارے تیرے قدموں میں

اتارے انگلیوں کو تیری الفت میں برش کر کے
وفا کے مسکراتے رنگ سارے تیرے آنچل میں
تجھے مسحور کر ڈالا عجب انداز سے بھر کے
تمناؤں کے گاتے رنگ سارے تیرے آنچل میں

Marfat.com

کبھی اپنے قرارِ دل کو کھویا تیری بانہوں میں
کبھی اپنے سکونِ دل کو پایا تیری باتوں میں
کبھی خود کو بصد الفت سمویا تیری بانہوں میں
کبھی سویا کیا دن میں، کبھی جاگا ہوں راتوں میں!

مگر اس دل نے جب چاہا تو بس تجھ کو ہی چاہا ہے
نظر بھر کر کبھی دیکھا نہیں اس دل نے اوروں کو
زمانے بھر میں بس اس ذہن نے تجھ کو سراہا ہے
خزانے کی طرح رکھا سدا تیری ہی یادوں کو

ستانے کو ہمیں لوگوں کی کیا کیا انگلیاں اُٹھیں
تجھے چاہا سدا میں نے، بسایا تجھ کو تن من میں
زمانے میں جفاؤں کی نہ کیا کیا آندھیاں اُٹھیں
نہ زنگ آنے دیا میں نے کبھی اس دل کے درپن میں

پھر اب یہ سوچ کیسی ہے اور اب یہ حال کیسا ہے
کہ میرے چار سو جلتی جفاؤں کا جھمیلا ہے!
کہ حاوی میرے روز و شب پہ اک جنجال جیسا ہے
کہ غم پر غم ہے اب، اور آج دل بالکل اکیلا ہے!

Marfat.com

چلو، لوٹیں اُنہی نیلے جزیروں کی طرف جاناں......

چلو، لوٹیں اُنہی نیلے جزیروں کی طرف جاناں
کہ جن کے آسمانوں پر سبک رفتار سے
اُڑتی ہیں کونجوں کی قطاریں
صبحدم بھی، اور سوادِ شب میں بھی
اور جن کے ٹھنڈے ساحلوں سے آ کے ٹکراتی ہیں
ٹکراتی چلی جاتی ہیں
پانی کی پھوہاریں
تیز دھاریں!
رہگزر جن کے خنک خوشبو بھری تازہ ہوا سے ہر گھڑی
معمور رہتے ہیں

Marfat.com

عجب سے ایک نشے میں سدا مخمور رہتے ہیں
جہاں پر خواہشوں کے اونچے لمبے ناریل دھیمی سی، مہکی سی فضا میں
سانس لیتے ہیں
جہاں پر آرزو کے یام ہر سو لہلہاتے ہیں
تمناؤں کے ٹیولپ مسکراتے ہیں
نئے انداز سے صد رنگ سپنوں کے گلابوں کی مہک ہر سو رچی رہتی ہے
جس جا آگہی کے ننھے ننھے سے پرندے
اپنے ست رنگے بدن سے رقص کرتے ہیں
نرالے طور سے بنتے سنورتے ہیں
فضا کو آرزوؤں اور تمناؤں سے بھرتے ہیں!

یہاں اب وقت بنجر ہو چلا ہے
چار سو پھیلی زمیں کا پیلا دامن اپنی ہر روئیدگی کو کھو چلا ہے
بارشوں کا خوبصورت اور ست رنگا سماں بھی سو چلا ہے
اب یہاں کچھ بھی نہیں اُگتا
نظر ویران ہوتی جا رہی ہے
حبس کی رنگت بھی ہر شے میں سموتی جا رہی ہے
خوشبوؤں کے تیرتے ہلکے سے جسموں کو بھیانک سے

Marfat.com

خلاؤں میں ڈبوتی جارہی ہے

اب یہاں پر چارسو چپ کا تسلط ہے
نہ اک آہنگ باقی ہے
نہ کوئی رنگ باقی ہے
نہ چہروں پر تروتازہ سادہ گل رنگ باقی ہے
علامت تھا جو خوابوں، خواہشوں کا، آرزوؤں اور تمناؤں کا
بھلا کوئی بھی چارہ اب کہاں باقی؟

چلو، لوٹیں اُنہی نیلے جزیروں کی طرف جاناں!

Marfat.com

عزیز و محترم پروفیسر سمیع اللہ قریشی صاحب کی نذر!

(۵۔جون ۱۹۹۶ء کو ریٹائر ہونے والے پرنسپل)

☆

مرے ہم نوا مرے ہم نفس، مرے پرنسپل
تری نذر ہیں، ہوئے ٹوٹے پھوٹے جو شعر کل
مجھے ہے یقیں، تجھے اس سے بے خبری سہی
سرِ شاخِ نور و سرور و دانش و آگہی
ابھی علم و فضل کے اور پھل کئی آئیں گے
کئی آ چکے ہیں پرنسپل، کئی آئیں گے
مجھے لگ رہا ہے کہ تجھ سا کوئی نہ آئے گا
مرا دل کسی میں وہ حسنِ ذوق نہ پائے گا
جو ملا ہے تیرے جمال سادہ مزاج میں
جو رچا ہے یاں ترے ایک سال کے راج میں

Marfat.com

☆

وہ حسین دن بھی رہے گا یاد مجھے سدا
کہ تو شہ درے کے لیے رفیقِ سفر بنا
وہاں ایم، اے کے سبھی لڑکے لڑکیاں ساتھ تھے
وہاں خوب سیر کے ہم سبھی نے لیے مزے
وہاں کھانے پینے کے بعد خوب ہی گپ لگی
کبھی بوتل، اور کبھی چائے، اور کبھی شاعری

☆

اک عجب سا رنگ لیئے وہ ''شامِ فسانہ'' تھی
کہ وہ بچوں کے لیے تربیت کا بہانہ تھی
وہ مشاعرہ بھی اسی قبیل کی چیز تھا
کہ وہ ہم سبھوں کے لیے ہی حسنِ تمیز تھا

☆

مرے دل پہ نقش رہیں گی تیری وہ شفقتیں
نہیں بھول پاؤں گا میں وہ تیری رفاقتیں
ترا دھیرے دھیرے وہ دھیمے لہجے میں بولنا
وہ ہر ایک لفظ کو اپنے ذہن میں تولنا

Marfat.com

وہ عجیب پیار سے ہم سے کہنا کہ ''صاحبو!
نہ ہو زحمت اس میں جو کوئی تو کبھی یوں کرو''
مرے شانے پر وہ رفاقتوں سے بھری تھپک
مجھے علم ہے، مجھے یاد آئے گی دیر تک

☆

ترا پیار سے مرا ذاتی نام پکارنا
مرے حسنِ ذوق کو چاندنی سے نکھارنا
ترے سارے لفظ محبتوں میں بسے ہوئے
ترے سب خیال بھی شفقتوں میں رچے ہوئے
مرے بیٹی بیٹے کے بارے میں ترا پوچھنا
''ہوا ہے نا ٹھنڈی ہوا کا کوئی دریچہ وا؟''

☆

مرے شعبے میں کبھی تیرا آنا وہ پیار سے
وہاں ساتھ بیٹھ کے چائے پینا ڈالر سے
وہ بٹھا کے پہلو میں پیار سے، کبھی روبرو
وہ نئی تلی سی ادب کے بارے میں گفتگو
کبھی ننھے ننھے سوال چٹ پہ لکھے ہوئے
مگر التفات کا حسن تن میں لیے ہوئے

Marfat.com

نہیں بھول پاؤں گا تیرا تحفہ کتاب کا
کہ یہ کام ہے مرے دین میں تو ثواب کا
"کبھی یاد تجھ کو میں کرسکوں" یہ لکھا بھی ہے
تجھے دل سے کوئی بھلا سکے، تو نہیں وہ شے!

☆

مری اپنے رب سے ہے یہ دعا ترے واسطے
کہ وہ یاں بھی اور وہاں بھی تیرا بھلا کرے!
تری نذر میری عقیدتوں کے نصاب سب!
تری نذر میری محبتوں کے گلاب سب!

Marfat.com

ایک نظم، عبدالمجید شیخ صاحب کے لیے!

تیرے جانے پہ، مرے دوست، مرے یار عزیز
میرے سینے میں ہے اک محشر جذبات بپا
بات کہنے کا سلیقہ مجھے حاصل، نہ تمیز
یہ بھی کب علم، کہ کیا بیجا ہے اور کیا ہے بجا!

میرے سینے میں مچلتی ہیں ہزاروں باتیں
سوچتا ہوں کسے روکوں، کسے لب پر لاؤں؟
تو نے جو دی ہیں رفاقت کی حسیں سوغاتیں
کس کا میں ذکر کروں، کس کو نہ میں دہراؤں!

Marfat.com

یوں تو ہم دونوں کو یاروں کے سلام آئے کئی
دوستی اتنی بڑھی اپنی، کہ افسانے بنے!
جادۂ زیست میں ایسے بھی مقام آئے کئی
مشترک دوست ہمارے کئی انجانے بنے!

یاد ہوگا مرے ساتھی تجھے وہ دن اب بھی
ہم کسی دوست سے جب موردِ الزام ہوئے
ہم سے منسوب ہوئی بات جو ہم نے نہ کہی
حق پرستی کے لیئے بعد میں بدنام ہوئے!

''عہد نامہ'' بھی وہ یادوں میں تو ہوگا موجود
''دستخط اس پہ کرو'' کہتے تھے نادان ہمیں!
بے اماں کار کی رفتار، وہ بچنا بے سود
رب نے جب ہاتھ سے جیون کا دیا دان ہمیں!

کتنے رمزوں میں چھپی ہے ترے دل کی چاہت
ایک بارات سے یادوں کی سجی ہیں بانہیں
یہی بارات ہے یادوں کی ہماری دولت
جس سے روشن ہیں شب و روز ہماری راہیں

Marfat.com

تیری پاکیزہ و بے داغ صداقت کی چھک
ایک عرصے سے مرے تن میں رچی رہتی ہے
تیری بے لوث محبت کی، رفاقت کی مہک
پہلے آنکھوں میں تھی، اب من میں چھپی رہتی ہے!

اِس قدر علم ہے مجھ کو، کہ رفاقت تیری
دل کی آواز بنی، روح کا اک ساز بنی
جب بھی تاریکی میں بھٹکا ہوں، محبت تیری
میری مونس، مری ہمدم، مری دمساز بنی!

ہال، رہداریاں، پھولوں سے سجے یہ رستے
دفترِ صدر نشیں، کھیل کی جا، کمرۂ فیس
یہ بڑی لائبریری، یہ کشادہ کمرے
ہم نے اک ساتھ گذارے ہیں برس یاں تینیس!

عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہے یہاں
ساتھ دشواریاں جھیلی ہیں نہ جانے کتنی
ساتھ ہی زیست بہر طور ہوئی ہے آساں
میں نے کب پائی تھی کالج میں رفاقت اتنی

Marfat.com

تیری بھرپور رفاقت نے کیے تھے جو پسند
اب مری آنکھوں میں وہ سپنے جگیں گے کیسے؟
مجھ کو اسلامیہ کالج کے در و بام بلند
سوچتا ہوں کہ ترے بعد لگیں گے کیسے؟

میری خواہش ہے کہ اس طور بڑھے پیار کا رنگ
لہلہائیں تری باتوں کے حسیں گل بوٹے!
میرے فردوسِ تخیل میں ہو ایثار کا رنگ
میرے تن من سے تری ذات کی خوشبو پھوٹے!

Marfat.com

ایک نظم زاہد منیر صاحب کے لیے

اے مرے دوست! خدا تجھ کو سلامت رکھے!
وہ ترے رزق میں، گھر بار میں برکت رکھے!

دوستی اور وفا ہے مرے رب کی پہچان
جنم دے دیتا ہے الفت کو، جہاں چاہے، شتاب
اُس کے ہی ''کُن'' سے مہکتی ہے وفا کی خوشبو
اُس کے ہی حکم سے کھلتے ہیں محبت کے گلاب

Marfat.com

ہم، کہ کچھ روز ہوئے چہرہ شناسا بھی نہ تھے
اُس کے ہی حکم سے کالج میں مِلے، ملتے رہے
رفتہ رفتہ یہ ملاقات بڑھی، دوست بنے
پھول بے لوث رفاقت کے یونہی کھلتے رہے

رب جسے چاہے، خلوص اور وفا دے ڈالے
اجنبی ہم تھے، مگر اُس نے عنایت کر دی
اُس نے پیدا کیے ہم دونوں میں مہر اور وفا
اور سینوں میں محبت کی یہ دولت بھر دی

وقت چلتا ہے دبے پاؤں، کہ آہٹ بھی نہ ہو
کوئی بھی یہ نہیں جانے، ہے کیا ہونے والا
جاگنے والے نے منزل کو کیا کوچ، مگر
بے خبر رہ گیا سوتا ہوا سونے والا

جادۂ زیست پہ ہر راہی بڑھے جاتا ہے
کس میں دم خم، کسی کو بڑھ کے کوئی ٹوک سکے
ہم چلے جانے پہ تیرے کہیں کیا اس کے سوا
ہم میں خوبی نہ تھی کوئی، نہ تجھے روک سکے!

Marfat.com

اب جو درپیش ہے تجھ سے یہ جدائی، اے دوست
میں ہوں یوں محوِ دعا، رب تجھے خوشیاں دکھلائے
تُو جہاں جائے، کھلیں تازہ محبت کے گلاب
جس جگہ تیرا گذر ہو، تُو وفائیں بکھرائے

اس جہاں کا یہی انداز ہے اے یارِ عزیز
کہیں پر خار کھٹکتا ہے، کہیں پھول ہے دوست
میرا رب تجھ کو ہر اک آن مہکتا رکھے
تُو کسی پیارے سے آنگن کا حسیں پھول ہے دوست!

تیرے ماں باپ کی عمروں میں درازی ہو عطا
تجھ میں وہ دونوں مجسم نظر آتے ہیں مجھے
آمنہ، عمر کو، مریم کو ترا پیار ملے
جو ترے چار سُو ہر دم نظر آتے ہیں مجھے

پھول جھڑتے تھے دم گفتگو تیرے منہ سے
تیری شائستگی آئے گی بہت یاد ہمیں
نئے کالج میں کئی دوست ملیں گے تجھ کو
دوست مل پائے گا تجھ سا نہ ترے بعد ہمیں

Marfat.com

محفلِ دل ترے جانے سے ہے کتنی سُونی
ایک تنہائی سی تنہائی ہے دل میں رقصاں
اب تصور ہی تصور میں، کہ شاعر ہوں میں
تیری جانب ہیں ترے دوست کی آنکھیں نگراں

آس پر یاس دبے پاؤں بڑھی آتی ہے
دل تو بوجھل ہے، مگر پھر بھی یہ اک بات کہے
فاصلوں سے نہیں مٹتی ہے وفا کی خوشبو
تُو جو چاہے تو خلوص اور وفا باقی رہے!

Marfat.com

ایک نظم محمد عثمان خان یوسفی صاحب کے لیے!

یہ مرے اسلامیہ کالج کے بام و در بلند
میرا رب رکھے انہیں دنیا میں ہر پل ارجمند

یہ بدلتے موسموں اور روز و شب کے ہیں گواہ
یاد ہیں ان کو یہاں آتے رہے جو سربراہ

کیسی کیسی شان و شوکت کے امیں وہ لوگ تھے
کیسے کیسے علم و حکمت کے امیں وہ لوگ تھے

Marfat.com

اب ہیں یاں تشریف فرما چوہدری عبدالسعید
جو ہمارے پرنسپل ہیں، دید جن کی اپنی عید

اور یہاں تشریف فرما ہیں جنابِ یوسفی
رخصتی میں جن کی ہے یہ محفلِ یاراں سجی

دوست انگریزی کے شعبے کے سبھی موجود ہیں
اور اجازت سے سبھوں کی بات کچھ کہتا ہوں میں

عرض ہیں کچھ ٹوٹے پھوٹے لفظ لیکن برمحل
یہ ہمارے صدرِ شعبہ اور وائس پرنسپل

شکریہ ان کا کہ کی دعوت ہماری یہ قبول
نام کے آغاز میں ہے نامِ نامی رسولؐ

اور اس کے بعد ہیں عثمان بھی اور خان بھی
پر وہ کہلاتے ہیں اپنے شوق سے بس یوسفی

بردباری کا نمونہ، اور نہایت خوش خصال
وضع داری میں انہیں حاصل ہے حد درجہ کمال!

Marfat.com

وہ نظر آتے نہیں غصے کے عالم میں کبھی
مسکراہٹ اُن کے چہرے پر صدا دیکھی سجی

ہمدمِ دیرینہ بھی، ساتھی بھی اور دمساز بھی
مونس وغم خوار بھی، صاحب بھی اور ہمراز بھی

یوسفی صاحب سے ہے اپنا تو دیرینہ نیاز
رب تعالیٰ ان کو رکھّے دو جہاں میں سرفراز

تیس سالوں تک مسلسل خدمتِ تعلیم کی
اور اس شعبے سے ہوتی ہے اب ان کی رخصتی

ان کے جانے کے تصور سے ہے اپنا دل ملول
حالِ دل اپنا عیاں اتنا ہے، کہنا ہے فضول!

ہم نے کتنے سال سنگت میں گزارے ہیں یہاں
مختصر ہے وقت، کیا رو داد ہو اُن کی بیاں

زندگی کے راز ہم نے اُن سے سیکھے ہیں کئی
ان کا ہے احساں، کلاس ایم۔اے کی کھلوائی نئی

Marfat.com

اور جمایا اس کو اس انداز سے، اس طور سے
دوسرے کالج اسے اب دیکھتے ہیں غور سے

رب نے چاہا تو کریں گے اور روشن باب کو
دیر ہوتی جا رہی ہے اب مرے احباب کو

اس لیے کرتا ہوں اپنی نظم کو اب مختصر
وقت ہے محوِ سفر اور ہم بھی ہیں محوِ سفر

چلتے چلتے .اک پرانی یاد بس آئی بہت
جب نئے تھے ہم، طبیعت اپنی گھبرائی بہت

تب ہماری کی انہوں نے ہمت افزائی بہت
اپنے دل کو ان کی یہ پیاری ادا بھائی بہت

جب بھی کالج کا رسالہ دیتے تھے ترتیب وہ
پیار اور شفقت سے کہتے تھے ہمیں مضمون کو

ہم نئے تھے، اپنی انگریزی پہ کب تھا اعتماد؟
حوصلہ افزائی نے ان کی کیا دل اپنا شاد!

Marfat.com

رب کی رحمت، ان کی شفقت سے چلا تھا جو قلم
اس قلم سے آج تک لکھتے چلے جاتے ہیں ہم
اور آخر میں ہماری اپنے رب سے ہے دعا
وہ عطا کر دے انہیں اچھا سا ساتھی زیست کا

تا کہ اُن کے دل کی پژمردہ کلی بھی کھل سکے
اور کبھی گھر جائیں ہم، تو چائے پانی مل سکے!

Marfat.com

Marfat.com

قطعات

Marfat.com

Marfat.com

☆

محبت کی ترنگوں میں نہ ہم کیا کیا بہے
تری خاطر زمانے کے ستم کتنے سہے
وفا تو بھی ذرا سی سیکھ ڈال اب جانِ من
گھسے پتھر کی سل پانی اگر پڑتا رہے!

☆

خوشی حاصل ہو یا دل میں ملال آئے کوئی
کرے جو لاجواب ایسا جواب آئے کوئی
بس اتنی بات کا دل جان سے رکھنا خیال
کسی کے دل کے شیشے پر نہ بال آئے کوئی

☆

تجھے چاہوں ہوں اے جاناں میں کتنے چاؤ سے
حوادث کا سفر کرتا ہوں دل کی ناؤ سے
بس اتنی التجا ہے تجھ سے اے نامہرباں
جفا کے نیم کو تبدیل کر لے داؤ سے

Marfat.com

☆

مرے یارو! نہ مجھ سے فلسفہ چھانٹو ذرا
مجھے کچھ راہ دیدو، راہ کے کانٹو، ذرا
مجھے مل جائے گا منزل کا پیارا پھول بھی
مجھے سمجھو، مرا دُکھ درد بھی بانٹو ذرا

☆

مجھے بدلے میں تجھ سے کچھ بھی کب مطلوب ہے
ترا بس سامنے رہنا مجھے مرغوب ہے
ہر اک ناخوب بھی تیرا مجھے تو خوب ہے
تبھی تو تُو مرا جاناں، مرا محبوب ہے!

☆

بہت ہی خوب ہیں صدق و صفا کے راستے
ہمیں مرغوب ہیں مہر و وفا کے راستے
تجھے، اے یار، یہ بالکل نہیں بھاتے، تو پھر
ہمیں محبوب ہیں جور و جفا کے راستے

Marfat.com

☆

تر و تازہ رہے یا خوار اور خستہ رہے
سدا روتا رہے یا یہ سدا ہنستا رہے
مجھے کچھ بھی نہیں مطلوب بس اس کے سوا
ترے ہاتھوں میں میرے دل کا گلدستہ رہے

☆

ترے داماں سے دامن جن کا وابستہ رہے
تری یادوں سے دل جن کا حنا بستہ رہے
کہاں راہوں کے پیچ وخم میں وہ گم ہو سکیں
جنہیں بس ایک تیرے نام کا رستہ رہے

☆

مری رگ رگ میں اک طوفاں مچایا آپ نے
نرالی دُھن پہ قدموں کو نچایا آپ نے
نئے ہی رنگ سے چاہوں نہ کیوں میں آپ کو!
عجب خوشبو سے میرا تن رچایا آپ نے!

Marfat.com

☆

جفا و جور کے برسا کیے کوڑے بہت!
ہماری راہ میں اُڑتے رہے روڑے بہت!
تری راہیں ہی، اے جاناں، ہمیں محبوب تھیں
انہی راہوں پہ دوڑاتے رہے گھوڑے بہت!

☆

نظر آئے سمندر، جس میں وہ قطرہ دیا
مرا دل لے کے بدلے میں مجھے دریا دیا
مجھے شعر و ادب کیونکر نہ ہوں محبوب، بول!
انہیں کی راہ سے تُو نے مجھے کیا کیا دیا!

☆

نہیں دنیا میں میرا اور کوئی بھی ہدف
نہ مانگوں تجھ سے میں موتی، نہ مانگوں میں خزف
تجھے میں دل کی اندر کی تہوں میں سینت لوں
کہ میرا دل تو ہے، جاناں! صدف اندر صدف!

Marfat.com

☆

میں دنیا داری میں جکڑا ہوا انسان ہوں
عجب صدموں میں ہوں، دل رنج میں پھنستا رہے
مگر جاناں، مری یہ آرزو ہے، تو ملے
ترے قدموں میں ہوں تو دل سدا ہنستا رہے!

☆

میں خالی ہاتھ ہوں، کس طور جوڑوں کیا بھلا
میں کیا حاصل کروں یاں، اور چھوڑوں کیا بھلا
مجھے درکار ہے ہر شے تجھی سے بھیک میں
میں ننگی ہوں، نہاؤں کیا، نچوڑوں کیا بھلا!

☆

گراں کوہِ ستم یکبارگی ہی ہِل گیا
مرا دامن کہ تھا صد چاک، آخر سِل گیا
سدا بھٹکا کیا دُنیا میں خالی ہاتھ میں
ترے در پر جو آ پہنچا، تو سب کچھ مل گیا!

Marfat.com

☆

جو ہم سے لے سکے کچھ، اور کچھ دے بھی سکے
وہی انسان دنیا میں سدا خوش جی سکے
جری انسان دنیا میں بہت دیکھے سلیم
مگر سب سے بہادر وہ، جو غصہ پی سکے!

☆

بہت سے شاد ہیں یاں، اور بہت ناشاد ہیں
بہت آباد ہیں یاں، اور بہت برباد ہیں
وہ مالک جانتا ہے ہم کریں گے کیا یہاں
مگر کرنے کی خاطر ہاتھ تو آزاد ہیں!

☆

خزاں آئی ہے گلشن میں، تو دھول اُڑنے لگی
کہاں وہ رونقیں باقی، کہاں وہ قہقہے!
کوئی چڑیا، کوئی کوئل، کوئی بلبل نہیں
بھلا کس طور گونجیں باغ میں اب چہچہے!

Marfat.com

☆

خموشی ہے، کہاں بجتی ہیں اب شہنائیاں
جو خوشیاں ہوگئی تھیں جمع، سب گہنائیاں
ہوا تھا اِس قدر گہرا مقدر بھی کبھی؟
لکھی تھیں کس قدر تقدیر میں پہنائیاں!

☆

عجب کچھ رنج و غم اور درد بے درماں بہت
رہے دل میں ہمارے رات بھر مہماں بہت
بہت تنہائی تھی اور روح بھی بوجھل سی تھی
ہمیں یاد آئے تم، اے جان، اے جاناں، بہت!

☆

عجب کچھ زندگی میں اپنی زیر و بم رہے
ملیں خوشیاں نرالی اور انوکھے غم رہے
بچھڑ کے تم سے تو یہ زندگی پھیکی نہ تھی
بہت ہی خوب تھا تم جب تلک ہمدم رہے!

Marfat.com

☆

کھلیں گلشن مین گل، اور بلبلیں گاتی رہیں
دعا یہ ہے کہ میرے چار سو سبزہ رہے!
کبھی بھولے سے بھی بھولوں نہ تجھ کو جانِ من
مرے من کے نگر پر تیرا ہی قبضہ رہے!

☆

پسند آیا ہمیں سیلاب کا رُخ موڑنا
لگا اچھا ہمیں اونچے ستارے توڑنا
رہے مشکل پسند، اے جان، ہم آغاز سے
کہاں آساں ہے تیرے دل سے دل کو جوڑنا!

☆

بہت بے مایہ تھے، بے چین تھے، بے کار تھے
ہمارے روز و شب خود در پئے آزار تھے
ترے ملنے سے پہلے زیست کا کیا رنگ تھا
کہ پھولوں کے بدن میں بھی نرالے خار تھے!

Marfat.com

☆

کُھلے ہیں لوگ کچھ دنیا میں، اور کچھ بند ہیں
غمیں ہیں لوگ کچھ یاں، اور کچھ خورسند ہیں
نبھائے جاتے ہیں دنیا میں جو رسمِ وفا
دوانے آج کل ایسے تو بالکل چند ہیں!

☆

سدا رُخ ہم نے رخشِ عمر کا موڑا بہت
سدا رشتہ کہیں توڑا، کہیں جوڑا بہت
پر آخر آ کے تیرے آستاں پر پڑ رہے
ترے ہی سنگِ در پر ہم نے سر پھوڑا بہت!

☆

بہت پھرتے رہے دنیا میں ہم بھی کھوٹے
رہے یوں نشۂ اُلفت میں ہم بھی جھوٹے
ترے دست حنابستہ ملے اے جانِ جاں
نہ تھا تقدیر میں شاید، کہ ہم بھی چوٹے!

Marfat.com

☆

نہیں رکھا ہے کچھ بھی آہ میں اور واہ میں
سبھی پایاب دریا تھے جو چھوڑے راہ میں
ہے اب گہرے سمندر کی طرف اپنا سفر
تری ہی چاہ میں، جاناں، تری ہی چاہ میں!

☆

سجی تھیں موسمی پھولوں سے ہلکی جالیاں
بجاتے تھے ہوا میں سبز پتے تالیاں
کنارے نہر کے کل شب تھی وہ محوِ خرام
اور اُس کے کانوں میں لرزاں سنہری بالیاں!

☆

اسی کے دم سے مٹ جائے ہر اک شرمندگی
اسی کے دم سے چہرے پر سجے تابندگی
اسی کے دم سے انساں کی نرالی شان ہے
محبت ہی ہے بس اصلِ اصولِ زندگی

Marfat.com

☆

ذرا کچھ دُور گندم کی سنہری بالیاں
لدی تھیں آم کے بوروں سے تھل تھل ڈالیاں
کنارے نہر کے ساکت کھڑے تھے پاپلر
ہوا چلتی تو بجتی تھیں دبی سی تالیاں
گھنے سے باغ کے گوشے میں اِک میں، ایک تُو
ہمارے چار جانب چھوٹی چھوٹی ٹاہلیاں

☆

محبت سے ہی ہے سب آب و تاب زندگی
محبت سے ہی ہے روشن کتاب زندگی
محبت، ہاں محبت، جانِ من، جانانِ من
محبت کو بنا لے تو نصاب زندگی

☆

عجب اس شوخ کو الفت سے میری ضد ہوئی
تو میرے دل پہ اک تازہ غزل وارد ہوئی
پھر اس کے بعد بس یہ دل دھڑکتا رہ گیا
وگرنہ باقی ہر شے ساکت و جامد ہوئی

Marfat.com

☆

ہر اک پل اُن کے جلووں سے ہماری جنگ تھی
عجب پتھر کی مورت تھی کہ بالکل سنگ تھی
ستم افروزیٔ جانِ تمنا تھی غضب
بس اک سسکی بھری، اور زندگی بے رنگ تھی!

☆

حیا کا رنگ دوپٹے سے چھننا خوب تھا
کلی کا مسکرا کر پھول بننا خوب تھا
جمالِ حسن کے نسخے تجھے آتے تھے خوب
نکھرنا تیرا، اے جانِ تمنا، خوب تھا

☆

ہمیں تسلیم آنکھوں میں تری کجرا نہ تھا
ہے یہ بھی سچ، کہ ہاتھوں میں کوئی گجرا نہ تھا
مگر ہم نے تجھے پھر بھی یہ دل دے ہی دیا
ترا وہ کون سا تھا روپ جو سجرا نہ تھا

Marfat.com

☆

عجب اس زندگی نے جسم و جاں کو بل دیئے
جلاتے ہی رہے راہوں میں ہم پل پل دیئے
رہے محوِ محبت رات بھر جاناں سے ہم
ہوئی جب صبح، تو کالج کی جانب چل دیئے

☆

کبھی مہر و وفا کی بات تُو نے کی نہیں
ترے پہلو میں شاید دل سی شے تھی ہی نہیں
مری الفت کو سمجھی سردیوں کی چاندنی
کھلی کتنی، مگر دامن میں تُو نے لی نہیں!

☆

محبت کے لیے تیرا ستم قدغن بنا
ستم سہہ کر جئے جانا ہی اس کا فن بنا
نہ بھولے سے کرم کرنا، کہ مر جائے گا یہ
ستم سہہ سہہ کے میرا دل عجب کندن بنا!

Marfat.com

☆

جو چہرہ رات خوابوں میں مرا مہمان تھا
وہ چہرہ روح تھا میری، وہ میری جان تھا
نرالا روپ تھا اس کا، نرالی تھی مہک
وہ چہرہ کارنس پر اک سجا گلدان تھا!

☆

عجب دن سردیون کے خوب صورت تھے بہت
نرالی خوشبوؤں کی وہ مہورت تھے بہت
منڈیروں سے اترتی دھوپ میں جلوے ترے
نکھرتے تھے عجب، اور بے کدورت تھے بہت!

☆

کبھی خوابوں میں تیرے دل سے دل کو جوڑنا
کبھی وہ جاگتے میں تیرا دل کو توڑنا
ہمیں معلوم تھا، وہ دن بہت یاد آئیں گے
تجھے ملنے کی خاطر وہ کلاسیں چھوڑنا

Marfat.com

☆

وہ کیفے ٹیریا میں بوتلوں پر دل کی بات
کتابوں کے بہانے وہ کبھی ہاتھوں میں ہات
وہ کیمپس کی سجی راہوں پہ دو بھولے سے دل
وہ رنگ اور نور میں مہکی ہوئی سی شش جہات!

☆

وہ پچھلے بنچ پر لیکچر میں بھی سرگوشیاں
وہ ٹوپک پر بحث کے روپ میں دل کا بیاں
وہ لینا اور دینا نوٹس کا خط کے لیے
اور اس کے بعد وہ سر کو کھجاتے امتحاں!

☆

رہے ہم کھوکھلے سے اپنے اندر سے بہت
جفا کے تُند کوڑے رُوح پر برسے بہت
عجب اک بے نیازی کی بھی وہ مُورت سلیم
توجہ کے چھلکتے پل کو ہم ترسے بہت!

Marfat.com

☆

عجب کیمپس کے گوشوں میں کئی گھاتیں ہوئیں
نگاہوں ہی نگاہوں میں ملاقاتیں ہوئیں
کسی کی لائبریری کی سجی شلفوں کے بیچ
کسی کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر باتیں ہوئیں

☆

بہار آئی، کھلے کیمپس میں تازہ تر گلاب
مہک اُٹھا، چھلکتا سا بہکتا سا شباب
ارسطو، ایلیٹ کو جینیئس پڑھتے رہے
جو دیوانے تھے، وہ پڑھنے لگے دل کی کتاب!

Marfat.com

یادِ رفتگاں

قبر کی مٹی کو سونپوں، یہ نہ تھا پیارا مجھے
چھپ گیا مٹی میں وہ چہرہ جو تھا پیارا مجھے

Marfat.com

Marfat.com

اے مری جاں

مری ماں
اے مری جاں
آج پھر تُو یاد آئی ہے مجھے اس طور
جیسے تو ابھی رخصت ہوئی ہو
یوں تو میں نے زیست کے لمبے سفر کا نصف سے زیادہ گزارا ہے
تری رخصت کے بعد
اس دُکھ بھری لمبی مسافت میں مگر اک ایسا سایہ تھا مرے سر پر
کہ جو ہر لمحہ، ہر ساعت، ہر اک پل پھیلا رہتا تھا
دکھوں کی دھوپ سے مجھ کو بچاتا تھا
کبھی آندھی چلے، یا آگ برسے

Marfat.com

تو تری مانند اُلفت سے چھپا لیتا تھا مجھ کو جھٹ سے
وہ دامن میں اپنے
گر کبھی سیلاب آتا تھا
کبھی گرداب میں پھنستا تھا میں
تو وہ مجھے یوں
اپنے تن کی گھلتی جاتی نرم کشتی میں بٹھا کر
مسکراتے ساحلوں پر پھر سے پہنچاتا
کہ اک جھٹکا نہ لگتا، ایک ہچکولا نہ آتا تھا
عجب انداز تھا اُس کا
کہ ہر پل مجھ کو بھاتا تھا
کبھی جب زمہریری موسموں میں
میرے جسم و جاں کے گرداگرد
تند اور تیز برفانی ہوائیں رقص کرتیں
تو سراپا اُس کا مجھ کو ڈھانپ لیتا تھا
مجھے نرم اور گرم آرام دیتا تھا!

مری ماں
اے مری جاں

Marfat.com

وہ مرا سایہ
مری خوش بختی کا سایہ
دعا کے ہاتھ میرے
میرے جسم و جاں کی وہ روشن پناہیں
گرم اور ٹھنڈی رتوں کی بے اماں کچھ ساعتوں میں
سب منوں مٹی کے نیچے سو گئے ہیں!

مری ماں
اے مری جاں
آج تک مر کر بھی تو میرے لیے زندہ رہی تھی اُس کے قالب میں
مگر جب آج یوں وہ چل دیا ہے
دیکھتے ہی دیکھتے
تو مجھ کو یوں محسوس ہوتا ہے
کہ جیسے تو ابھی رخصت ہوئی ہو!

Marfat.com

میں نے کبھی سوچا نہ تھا!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
اے مہرباں
اے بے زباں
اک بے اماں مرگ آئے گی
اور یوں تجھے لے جائے گی
تو ہاتھ میرا چھوڑ کر
دل توڑ کر
(وہ دل جسے تو نے کبھی توڑا نہ تھا!)

Marfat.com

دنیا سے منہ کو موڑ کر
چپ چاپ مرگِ بے اماں کے ساتھ یوں چل دے گا
جیسے تجھ کو خود بھی ساتھ چل دینے کی جلدی ہو!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
تو وہ ستوں تھا
جس پہ میرے گھر کی ہر شے پائیداری سے ٹکی تھی
جس نے ہر دیوار و در کو تھام رکھا تھا
ترے جانے سے ہر شے لرزہ براندام سی ہے
اب جو میری زندگی ہے
جیسے بس بے نام سی ہے!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ من
سر چشمۂ مہر و وفا
خیر و دعا
اس طور سے تو ایک دن کھو جائے گا

Marfat.com

دھرتی کی سرد آغوش میں
سر رکھ کے یوں سو جائے گا
سپنے میں بھی سوچا نہ تھا جو
وہ سبھی کچھ آنِ واحد میں فقط ہو جائے گا
ان جاگتی آنکھوں کے بالکل سامنے
اک سنگدل، پتھریلے دن کے سخت اور سنگین پل میں
ہاں، فقط بس ایک پل میں
ایک ساعت میں!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
اک روز عید آئے گی یوں
میں عیدگہ میں اپنے سب پیاروں کی سنگت میں کھڑا ہوں گا
نماز عید کی خاطر
تو میرے بائیں پہلو میں
تری جا پر سراسر اجنبی سا شخص ہو گا
تو نہیں ہو گا!
مرے بچپن سے لے کر آج تک

Marfat.com

یہ عید پہلی عید ہے
جب تجھ سے ملنے کے لیے
شہرِ خموشاں کی طرف کرنا پڑا ہم کو سفر
اور واں ہماری منتظر آنکھوں نے
تری قبر سے
دھرتی کی تہہ کی بھاری اور خاکستری چادر اٹھا کر
تجھ کو اپنے روبرو دیکھا
تو محوِ خواب تھا جیسے سکوں سے
تجھ سے ممکن ہی نہیں تھی ہم کلامی
اک خلش سی رہ گئی
دل میں کھٹکتی!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
تیری دعا اس طور سن لی جائے گی
بچپن سے سنتے آئے تھے
تو نے ہزاروں بار رب سے یہ دعا مانگی تھی
''اے رب! مجھ کو چلتے ہاتھ پاؤں ہی اٹھا لینا

Marfat.com

کبھی معذور مت کرنا!"

تو جھٹ پٹ، آنِ واحد میں

ہوا اس طور ابدی راستے پر یوں روانہ

پر سکوں انداز سے،

میں ساتھ بیٹھا تھا

مرے ہاتھوں میں تیرا ہاتھ تھا

پر مجھ کو بھی معلوم ہو پایا نہ جس لمحے گیا تُو!

اور یوں جانے سے کوئی پانچ گھنٹے قبل

تھوڑے سے سہارے سے

تو اپنے پاؤں پر چل کر

سہج سے گاڑی میں بیٹھا

مسیحا کے مطب میں جانے کی خاطر!

رہا آخر تلک محوِ کلام اپنے عزیزوں سے!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا

اے جانِ جاں

تو میرے گھر آنگن کا وہ چھتنار پھیلا پیڑ تھا

جس کی گھنی سرسبز شاخوں کے تلے

Marfat.com

ہم سب، تسلی اور اطمینان سے،
موسم کے گرم و سرد سے محفوظ رہتے تھے
جڑیں جس کی رگ و پے میں بہت ہی دُور تک پھیلی ہوئی تھیں
اور ثمر جس کے حقیقت میں تھے ہم سب خود!

ترے جانے سے
گھر آنگن بنا لق دق بیاباں، سنسنا تا ایک صحرا
جس پہ گرمی میں تڑاقے کی پڑے دھوپ
اور سردی میں چلیں طوفان برفانی
ترے سائے نے کیا کچھ روک رکھا تھا!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
تجھ کو بلا تخصیص سب بچوں سے الفت تھی
ہر اک کو پیار سے ''بیٹا'' ہی کہہ کر تو بلاتا تھا
تبھی تو آج تک بچے بھی تجھ کو یاد کرتے ہیں
..... جہاں میں زندگی اور موت کی نازک عجب تفریق کو
معصوم سے چھوٹے سے بچے کب سمجھتے ہیں
مگن رہتے ہیں وہ تو اپنے کھیلوں میں سدا ہنستے ہوئے

Marfat.com

لیکن تری رخصت کے لمحے سارے بچے رو رہے تھے
آنکھ میں آنسو بھرے
اور سسکیاں لے کر!
ترے وہ سارے بچے یاد کرتے ہیں تجھے اب تک!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
تو جو کہ میری ذات تھا
میں تھا سراپا
اس طرح اک پل میں
میری ذات سے، مجھ سے جدا ہو کر
رہِ ملکِ عدم پر
یوں رواں ہوگا
کہ بس اک لمحہ پہلے
ایک ساعت قبل
تیرا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا
مگر اگلے ہی لمحے
خاک اڑتی ہوگی مٹھی میں مری

Marfat.com

تو جا چکا ہوگا
اکیلا چھوڑ کر مجھ کو!
تری رخصت کو دو ہفتے ہوئے ہیں
پر یقیں اب تک نہیں آیا مجھے
رخصت تری اک تلخ اور گہری حقیقت ہے!
بھلا خود سے کوئی کیسے بچھڑتا ہے
خود اپنی ذات سے کیسے جدا ہوتا ہے کوئی
تو تو میری ذات تھا، میں تھا سراپا!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
تجھ کو بھی اپنے عزیزوں، دوستوں، سب اپنے پیاروں سے
عجب انداز کی الفت تھی
تو سب سے سدا راضی ہی رہتا تھا
عجب کچھ زندگی میں موڑ آتے ہیں
کبھی شیریں ہوا چلتی ہے رشتوں میں
کبھی تلخی کے تند اور تیز جھکڑ حد سے بھی تاریک کر دیتے ہیں
انسانی تعلق کو

Marfat.com

کبھی اک دوسرے کے دست و بازو لوگ بن جاتے ہیں یاں
لیکن کبھی اک دوسرے سے لوگ یاں پر بولنا بھی چھوڑ دیتے ہیں
تعلق اور رشتہ توڑ دیتے ہیں۔
مگر جب سے سنبھالا ہوش میں نے
تب سے تیرے واپسیں دم تک
یہ دیکھا چشمِ حیرت سے سدا میں نے
کہ تُو سب سے سدا راضی ہی رہتا تھا
کسی سے بولنا تو نے نہیں چھوڑا کبھی بالکل
کبھی ترکِ تعلق کا نہیں سوچا کسی سے تو نے
چاہے کچھ بھی ہو جائے!
کوئی گر چار دن ویسے ہی میرے گھر نہ آتا تھا
تو تُو مجھ سے سدا یہ پوچھتا تھا۔
خیریت تو ہے؟
فلاں اتنے دنوں سے کیوں نہیں آیا؟
میں یہ کہتا کہ ویسے خیریت ہے
بس انہیں فرصت نہ دی ہوگی زمانے نے،
تو تیرے بھولے اور پاکیزہ چہرے کا تقدس اور بڑھ جاتا
تسلی تیری ہو جاتی تھی

Marfat.com

اطمینان چہرے پر برس اٹھتا تھا تیرے!

☆

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
اور میری شمعِ دیدہ و دل نے کبھی سوچا نہ تھا
اور میرے آنگن میں کھلے سارے شگوفوں نے کبھی سوچا نہ تھا
تُو میرے گھر آنگن سے کتنا پیار کرتا تھا
یہاں پر برکتیں کتنی تھیں تیری
اور سدا تیری توجہ کا یہاں پر سایہ رہتا تھا
عجب انداز سے تو چاہتا رہتا تھا ہم سب کو
نہ جانے واقعہ در واقعہ کتنے حسیں انداز تھے سب تیری چاہت کے
نہ جانے داستاں در داستاں کیا کیا چھپا تھا پیار میں تیرے
نرالا واقعہ اس داستاں کا ایک
میں تا زندگی بالکل نہ بھولوں گا
کہ اک دن میری شمعِ دیدہ و دل
زیست کی پیچیدہ راہوں کو ذرا سا اور پیچیدہ کرکے
اپنے میلے کوٹ کی
تو تُو نے پہلی شام کتنے پیار سے پوچھا

Marfat.com

''ابھی تک کیوں نہیں لوٹی؟''
کہا میں نے کہ آج آنا نہیں تھا
اگلے دن پھر شام کو پوچھا
کہ کب آنا تھا
میں نے یہ کہا: ''کل آئے گی''
لیکن ابھی تو دور تھی شام اگلی
اور سہ پہر ہی آئی تھی
تو نے اک عجب انداز سے
(انداز تیرا وہ مجھے کب بھول پائے گا
رہے گا نقش مرتے دم تلک وہ ذہن پر میرے)
عجب انداز سے تو نے کہا تھا
''بیٹے، جاؤ، تم ابھی لے کر اُسے آؤ''
کیا چہرہ جو میں نے تیری جانب بات سننے کو
تو تیری دونوں آنکھوں میں مجھے آنسو نظر آئے
اُسی پل میں نے بیٹے سے کہا
''گاڑی نکالو، ہم اسی لمحے چلیں گے!''
...... تو نے کیسے ایک ساعت میں ہماری زیست کی سنسان راہیں
یوں بسا ڈالیں!

Marfat.com

عجب انداز تیرا یہ مجھے کب بھول پائے گا
سدا مجھ کو رلائے گا!

٭

میں نے کبھی سوچا نہ تھا
اے جانِ جاں
یوں مجھ سے رخصت ہو کے تو چل دے گا
اور میں نظم لکھوں گا
تری کچھ پیاری یادوں کے حسیں، رنگین، خوشبودار پھولوں کو
میں اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کے باریک دھاگے میں پروؤں گا
کہ یہ پھول ان گنت ہیں
پر مرے لفظوں کی دولت ہے بہت محدود
بس اتنی دعا ہے رب سے میری
وہ تجھے اس طور سے رحمت کی چادر میں چھپائے
جیسے تو نے مجھ کو ہر ہر گام، ہر ساعت، ہر اک پل
زندگی بھر
اپنی شفقت کی حسین اور پھیلی چادر میں سدا رکھا چھپائے

Marfat.com

تو چل دیا ہے......

تو چل دیا ہے اے پدر
اور نوحہ خواں ہے یہ پسر
تازہ بہت ہے غم ترا
دل میں بپا ماتم ترا
میں نے کبھی سوچا نہ تھا
یہ خواب بھی دیکھا نہ تھا
تو یوں جدا ہو جائے گا
مجھ سے خفا ہو جائے گا
منہ موڑ کر چل دے گا یوں
دل توڑ کر چل دے گا یوں
سترہ دنوں میں اس طرح
پھرتی سے جانے کس طرح

Marfat.com

تو چل دیا یوں قبر میں
عرصہ لگے گا صبر میں
آنکھوں میں غم لہرائے گا
اشکوں میں کب بہہ پائے گا
آنکھیں بھٹکتی ہیں جدھر
چشمِ تصور میں اُدھر
آتا ہے تو مجھ کو نظر
ہر گام پر، ہر موڑ پر
وقتِ سحر کرسی پہ تو
اخبار تیرے روبرو
وہ چائے کا کپ ہاتھ میں
شفقت تری ہر بات میں
کمرے میں شب کو بیٹھنا
ٹی۔وی ترا وہ دیکھنا
سہ پہر کو صحبت کبھی
وہ سر سے پا اُلفت تری
مشکل کا وقت آیا کبھی
تو حوصلہ پایا تجھی

Marfat.com

تو نے کہا یہ: "غم نہ کر
اللہ وارث ہے پسر"
سن کر ترے الفاظ یہ
غم جھٹ سے رخصت ہو گئے!
دکھ درد لیکن بے اماں
یہ زخم ہائے جسم و جاں
یادوں پہ ہیں جو مشتمل
ہوں گے بھلا کب مندمل؟

تو چل دیا ہے اے پدر
اور نوحہ خواں ہے یہ پسر
جس نے کبھی سوچا نہ تھا
یہ خواب بھی دیکھا نہ تھا
تو یوں جدا ہو جائے گا
بن کر دھواں کھو جائے گا!

Marfat.com

تخیل اور حقیقت

تخیل کی عجب ہے کار فرمائی زمانے میں
عجب اک رنگ بھر دیتا ہے یہ خالی فسانے میں

مرے پیارے پدر! تو مجھ سے رخصت ہو چکا ہے گو
مجھے لگتا ہے جیسے اب بھی تو میرے قریں ہی ہو!

ملے گا تو کہاں اب زیست میں، پرکھوجتا ہوں میں
تو رخصت ہو چکا کب کا، مگر یہ سوچتا ہوں میں

تو اک زندہ حقیقت تھا مگر اب خواب ہے گویا
اچانک کیسے تو اک روز قبرستاں میں جا سویا

عجب انداز کا اک تیرے میرے بیچ ناتا ہے!
تجھے جتنا بھلاتا ہوں، تو اتنا یاد آتا ہے!

Marfat.com

ابھی لگتا ہے اس دروازے سے گھر میں تو آئے گا
گئی سب رونقیں جیسے تو اپنے ساتھ لائے گا

کبھی پوچھے گا مجھ سے، لکھ رہے ہو آج کل تم کیا؟
کبھی میری پریشانی میں مجھ کو حوصلہ دے گا!

کبھی کرسی پہ بیٹھے گا، کبھی اخبار دیکھے گا
کبھی موسم کی شدت کا ذرا سا ذکر چھیڑے گا

کبھی مجھ کو محبت سے کہے گا: "اے مرے بیٹے!
بھئی آرام سے لیٹو، پریشاں سے ہو کیوں لیٹے؟"

خوشی میں میری خوش اور غم سے میرے غمزدہ ہوگا
مری خاطر دعا کو ہاتھ پھیلائے سدا ہوگا

مگر یہ سب تخیل ہے مرا، اب ہجر سہنا ہے
حقیقت ہے تو بس یہ، مجھ کو اب تجھ بن ہی رہنا ہے!

Marfat.com

تیرا چہرہ، میرا چہرہ

چمن آباد ہے اب بھی
بہار آئی ہے
گلشن کا حسیں پھیلا ہوا دامن گلوں سے بھر گیا ہے
پھر فضا میں بھینی بھینی رچ گئی خوشبو
ہوا اٹھکیلیاں کرتی ہے
چڑیاں چہچہاتی ہیں
نیا اک رنگ گلشن میں بکھرتا ہے
ہر اک چہرہ نکھرتا ہے!

ہر اک چہرہ نکھرتا ہے

Marfat.com

سوائے ایک چہرے کے
کبھی لگتا ہے مجھ کو یوں وہ چہرہ تیرا چہرہ ہے
کبھی لگتا ہے مجھ کو یوں وہ چہرہ میرا چہرہ ہے
مگر

شاید حقیقت میں

وہ چہرہ
بس ہمیں دونوں کا اک مشترکہ چہرہ ہے
تبھی تو میرا دل افسردہ ہے
اور روح تک پژمردہ ہے
گرچہ چمن آباد ہے اب بھی
بہار آئی ہے......
گلشن کا حسیں پھیلا ہو دامن گلوں سے بھر گیا ہے!
اور ہر اک چہرہ نکھرتا ہے!

Marfat.com

میری بہنا!

میری بہنا!
میری پیاری، اے میری ماں جائی بہنا
آج سے لگ بھگ ڈیڑھ مہینے پہلے
تیرے میرے ابا جان کی موت نے
میرے دل میں درد کا گھنا سا پیلا شجر اُگا ڈالا تھا
جس کے وحشت ناک سیہ سائے کے نیچے
میرے سکوں، سکھ چین کی ساری ہریالی مرجھانے لگی تھی
ریت سی ہر سو اُڑنے لگی تھی!

لیکن آج تری رخصت نے
اُس پیلے، پھیلے سے شجر کو
پانی سے سیراب کیا ہے کچھ اس طور
کہ اُس بے رنگ تجر کی شاخیں
میری رگ رگ میں اُتری ہیں!

Marfat.com

مری بہنا! مری بہنا!

مری بہنا! مری بہنا!
ترے سب بھائی اور بہنیں
کھڑے ہیں سر جھکائے یاد میں تیری
تُو ہم سب میں بڑی تھی
اور بڑا بن کر دکھایا تھا ہماری زندگی میں تُو نے ہر اک موڑ پر
ہم سب کی تُو نے رہبری کی
اور دلداری بھی کی!
تجھ میں ہماری ماں نظر آتی تھی ہم کو
جو بہت پہلے، بہت زیادہ ہی پہلے
جا چکی تھی چھوڑ کر ہم کو
ترا چہرہ ہمیں تو ماں کے چہرے سا حسیں معلوم ہوتا تھا
محبت اور شفقت سے بھرا معلوم ہوتا تھا
ہمیں معلوم کب دیتا تھا، وہ تو تھا ہی ایسا!

Marfat.com

مری بہنا! مری بہنا!
مجھے معلوم ہے کتنے دنوں سے تُو بہت تکلیف میں تھی
تیرا ہر ہر پل اذیت میں گذرتا تھا
ہر اک لمحہ تجھے انجام سے نزدیک تر کرتا تھا
ہم سے دور تھوڑا اور لے جاتا تھا تجھ کو
پرترے چہرے پہ جب پڑتی تھی اپنی بوکھلائی سی نظر
تو تُو عجب انداز سے تسکین دیتی تھی
یہ لگتا تھا کہ رب رحمت کرے گا
پھر سے تیرا حال ہو جائے گا بہتر
گرچہ یہ کتنے مسیحاؤں نے کہہ رکھا تھا
تُو اب جانے والی ہے
مگر دل کو یقیں کب تھا
تبھی تو دل، بچارا دل کہاں قابو میں ہے اپنا!

مری بہنا! مری بہنا!
تُو اتنا جانتی ہوگی
کہ تُو ہم سب کی چاہت تھی

Marfat.com

ہماری بادشاہت تھی
ترے جانے سے ہم سب لُٹ گئے ہیں
وہ ترے سینے میں پوشیدہ مقدس پیار کی انمول دولت
وہ ترے نازک، سجل احساس اور جذبوں کی ساری بادشاہت
چھن گئی ہم سے
بھکاری بن گئے ہیں ہم
سبھی کشکول خالی ہیں ہمارے!

مری بہنا! مری بہنا!
نگوں ہے سر مراشرمندگی سے سامنے تیرے
چھپائی تھی خبر ہم سب نے تجھ سے
چند دن پہلے
کہ مرگِ بے اماں جب لے گئی تھی
اپنے پہلو میں بٹھا کر
تیرے میرے باپ کو.....
میں نے یہ سوچا تھا
کہ تو بیمار ہے اتنی
نہ جانبر ہو سکے شاید عجب گھمبیر صدمے سے

Marfat.com

پر اب تُو جا چکی ہے خود بھی مرگِ بے اماں کے ساتھ اُٹھ کر
اور میں اس سوچ میں گم ہوں
کہ جب تُو جا کے یاں سے
دوسری دنیا میں والد سے ملی ہوگی
تو واں پر دیکھ کر اُن کو
ہمارا جھوٹ سارا کھل گیا ہوگا!
تبھی تو اے مری بہنا
نگوں ہے سر مراشرمندگی سے سامنے تیرے!

مری بہنا! مری بہنا!
نگارِ زیست میری تیرے بن پھیکی پڑی ہے
وہ نگارِ زیست میری تیرے بن پھیکی پڑی ہے
جس کو تری الفتوں نے، چاہتوں نے
کچھ خلوص اور مہر سے ایسے سنوارا تھا
کہ مٹتے مٹتے پھر سے سانس لے کر اٹھ کے بیٹھی تھی
سجی تھی پھر سے
سنوری تھی مکرر
تیری خواہش، تیری کوشش کے نتیجے میں

Marfat.com

ترا احسان ہے مجھ پر یہ
اور احسان بھی ایسا
نہیں جس کا بدل کوئی
مناسب شکریے کے لفظ بھی
میرے بہت محدود لفظوں کے ذخیرے میں نہیں ملتے مجھے!

مری بہنا! مری بہنا!
یہ جسمانی اذیت تو فقط دو چار دن کی تھی
جسے جھیلا ہے تو نے
زیست کے بالکل ہی آخر میں
نہایت حوصلے سے!
پر مرے پیشِ نظر ہے آج
تیری وہ سبھی ذہنی اذیت
جس کو تُو نے زندگی بھر اک نئے انداز سے ہر لحظہ جھیلا ہے
نہایت کم سنی میں اور غربت میں تری شادی
ستم ہائے زمانہ
رنج ہائے دلبراں
کیا کیا نہ ناوک تیرے سینے میں ہوئے پیوست

Marfat.com

پر تُو نے نہایت حوصلے سے
خندہ پیشانی سے
ہر ہر موڑ پر جینے کی بھاری جنگ جیتی ہے!
میں انگلی اپنے منہ میں ڈال کر حیرت سے تکتا ہوں
بلا کی تو بہادر تھی!

مری بہنا! مری بہنا!
ہر اک انسان فانی ہے
تُو فانی تھی
میں فانی ہوں
مگر دستور ہے دنیا کا ایسا
اور ہے بشری تقاضہ بھی
کہ پیچھے رہنے والے
جانے والوں کے لیے آنسو بہاتے ہیں
یہاں اک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے ہیں
سنا ہے میں نے یہ بھی
وقت مرہم بن کے زخموں کو بہت آہستگی سے مندمل کرتا ہے
کچھ عرصے میں بھر دیتا ہے

Marfat.com

پر میں اک نرالا سر پھرا ہوں
یہ ترے جانے کا غم تیری امانت ہے
میں اس بارِ امانت کو
سدا دل میں رکھوں گا
تو سدا گلشن کے پھولوں کی طرح
تازہ رہے گی میرے سینے میں
جیئے گی میرے جینے میں!

مری بہنا! مری بہنا!
وہ تیرا اور مرا مشترکہ ماضی
آج تیرے ساتھ ساکت اور جامد ہو گیا ہے
آج تیرے ساتھ میرے ذہن کا
اور میرے دل کا
ایک حصہ
اک بہت ہی خوبصورت اور بہت انمول حصہ
مر گیا ہے
میری باقی زیست سونی کر گیا ہے
میری آنکھوں میں عجب سی دھند مانو بھر گیا ہے!

Marfat.com

میرے گھر آنگن کے وہ سارے دریچے
جن سے اکثر جھانکتی رہتی تھی تُو
وہ سارے تیری قبر کی مٹی سے یکسر پَٹ گئے ہیں!

مری بہنا! مری بہنا!
ہر اک دکھ میں، مصیبت میں
مجھے تو نے دیا ہے حوصلہ
لیکن میں اب دہری مصیبت میں پھنسا ہوں
دُہرے دُکھ میں گھر گیا ہوں
باپ کے مرنے کے بعد اب تو بھی چل دی ہے
مجھے اتنا بتاتی جا
کہ مجھ کو حوصلہ اب کون بخشے گا؟
مرے کاندھے پہ ہاتھ اب کون رکھے گا؟
میں رخصت ہو رہا ہوں تیرے گھر سے
اور یوں مُڑ مُڑ کے تکتا ہوں
کہ مجھ پر وقت رخصت آیۃ الکرسی کو پڑھ کر کون پھونکے گا؟

Marfat.com

❁

کینۂ دل میں عجب گنجِ گراں ہوتا ہے
چھپ کے رو لیتے ہیں جب درد جواں ہوتا ہے!

تیرے پیاروں نے سجائی ہے تری بزمِ فراق
ہر گھڑی تیری اداؤں کا بیاں ہوتا ہے

جوئے خوں چشم کے اندر ہے، اور اندر ہی بھلی
چشمہ گر پھوٹ بہے، بند کہاں ہوتا ہے

پھر گلِ درد کی فصلوں پہ بہار آتی ہے
آنکھ کے شہر میں ساون کا سماں ہوتا ہے

استقامت کی بڑی بات ہے، لیکن یارو
ہاتھ جب دل پہ پڑے، صبر کہاں ہوتا ہے

روز و شب کرب کے عالم میں گذرتے ہیں سلیم
ہجر کا زہر عجب دشمنِ جاں ہوتا ہے

Marfat.com

'رب' کے نام

مَیں نے جب سے سُنا ہے کہ تم اس جہاں میں نہیں ہو.....
مَیں رہ رہ کے یہ سوچتا ہوں
کہ مَیں اس جہاں میں نہیں ہوں

میں رہ رہ کے یہ سوچتا ہوں.....
کسی کا بھلا کیا بھروسہ کہ کب کس گھڑی مجھ سے کوئی مرا راز دار
اپنا منہ موڑ لے!
اور میں پھر یونہی سوچوں
کہ میں آج پھر مر گیا ہوں!
.....کہ میں اس جہاں میں نہیں ہوں!

Marfat.com

تم مرے کتنے سالوں سے واقف تھے...... واقف نہیں، دوست تھے!
تم مری صبحِ الفت کے خوش رنگ طائر تھے،
جیسے مرے اور ساتھی!
جو اس بات پر دل سے خوش تھے کہ میں نے کسی بت کو دل دے دیا
جو مری ہر ادا کو ہمیشہ پسندیدگی کی نظر سے ہی دیکھا کیے
جو مرے غم پہ غمگین ہوتے، مری ہر خوشی پر چہکتے تھے!
......تم بھی مرے ایک ایسے ہی پیارے تھے!
تم بھی مرے پیار کی ہر حسیں اور طربناک ادا کے امیں تھے!
مری زندگی کی تمناؤں اور آرزوؤں کو
قوسِ قزح کے تخیل بھرے شوخ رنگوں سے بھرنے میں
میرے مددگار!!
اور میرے گلشن میں ہر ہر گھڑی نو بہاروں کے ضامن!!!

مری زندگی سے تمہارے کرم کے حسیں نقش کو
موت کے سرد ہاتھوں نے دھندلا دیا
......اور میں سوچتا ہوں
کہ جیسے رگوں سے مری کچھ لہو کم ہوا ہو!

Marfat.com

مری آرزوؤں کی نیند آ گئی ہو!
مری خواہشوں پر خموشی سی طاری ہو!

میں کیسے یوں جی سکوں گا......
کہ آج ایک تارا مٹا،
کل کوئی اور تارا مِٹے،
اور پھر......کوئی اور!
اس طرح مجھ میں جینے کی ہمت نہیں!
اے مرے دوست دار، اے مرے راز داں،
میں نے جب سے سنا ہے کہ تم اس جہاں میں نہیں ہو
میں رہ رہ کے یہ سوچتا ہوں
......کہ میں اس جہاں میں نہیں ہوں!

Marfat.com

ہمارے چار جانب آج کل غم سانس لیتے ہیں
تری یادوں کی تپتی چھاؤں میں ہم سانس لیتے ہیں

حقیقت کے بھیانک روپ نے کھولی ہیں اب آنکھیں
کبھی رہتے تھے خوش ہم، اب تو مدھم سانس لیتے ہیں

کبھی جانِ تمنا، اپنے سر پر تیرا سایہ تھا
دہکتے سورجوں میں اب تو برہم سانس لیتے ہیں

اُداسی کی دھنک کے سات کالے رنگ چمکے ہیں
نرالی وحشتوں میں ڈوب کر غم سانس لیتے ہیں

Marfat.com

بجھے جاتے ہیں چہرے ایک چہرے کے نہ ہونے سے
تبھی تو آج کل ہم لوگ کم کم سانس لیتے ہیں

کھلے ہیں زخم کی صورت تری یادوں کے گُل ہر سو!
نہ جانے کس نگر میں آج مرہم سانس لیتے ہیں؟

عجب آہوں کا موسم چھا گیا ہے تیرے جانے سے
کراہیں سی نکلتی ہیں جو بے دم سانس لیتے ہیں

سلیم آہستہ آہستہ چلو دنیا کے جنگل میں
یہاں ہر گام پر دکھ، رنج اور غم سانس لیتے ہیں

Marfat.com

تُو رخصت ہوگئی ہے......

تو رخصت ہوگئی ہے اور ہماری آنکھ روتی ہے
بھلا اب کون پونچھے گا ہماری چشمِ پُر نم کو
کھلا یہ راز اب ہم پر، اسے ہم سب نے جانا ہے
بہت پیارے تھے ہم تجھ کو، بہت پیاری تھی تو ہم کو

نظر آتی ہے ہر ہر موڑ پر تو میری آنکھوں کو
رچی ہے تیرے خستہ تن بدن کی یاں چمک اب بھی
نہیں موجود تو اس گھر میں اِس پل، سچ ہے یہ لیکن
بسی ہے ذرے ذرے میں یہاں تیری مہک اب بھی!

Marfat.com

ہیولا گھومتا ہے اب بھی تیرا میرے آنگن میں
ابھی تک گھر بھرا ہے میرا سارا تیری باتوں سے
تو کب کی جا چکی لیکن یقیں آتا نہیں مجھ کو
مہکتا ہے مرا کمرہ ابھی تک تیری سانسوں سے

نرالا باب تیری ذات میں دیکھا سدا میں نے
تکلّف کا، ترحّم کا، مروّت کا، محبت کا
کبھی شانے پہ میرے تو نے دھیرے سے دھرا تھا جو
حسیں وہ لمس یاد آتا ہے تیرے دست شفقت کا

میں اب کتنا بھی روؤں، کس قدر ماتم کروں، لیکن
نہ اُبھرے گا کبھی چہرہ ترا ان میری آنکھوں میں
میسر ہوگا تیرا دست شفقت اب کہاں مجھ کو
نہ آئے گی کبھی آواز تیری میرے کانوں میں

کٹھن کاموں کو نبٹایا تھا جیتے جی بہت تو نے
بہت جاگی تھی دنیا میں، تھکن سے سو گئی ہے تو
یقیں اس دل کو آیا ہے نہ اب تک، اور نہ آئے گا
یہ سچ ہے، پر یہی سچ ہے، کہ رخصت ہو گئی ہے تو

Marfat.com

مگر اتنا تو بتلا دے کہ جب تو جا چکی یاں سے
تری ہستی کی خوشبو چار سو پھیلی ہوئی کیوں ہے؟
مری جو زیست اُجلی تھی، مری جو زیست سُتھری تھی
ترے جانے سے آخر اس قدر میلی ہوئی کیوں ہے؟

میں تھا تیرا ہی اک حصہ، تجھے کیسے بھلا ڈالوں
مرے ہر سمت تیری یاد سے مہکی ہوائیں ہیں
خدا کی بارگہ میں ہاتھ ہیں پھیلے ہوئے میرے
مری آنکھوں میں آنسو ہیں، مرے لب پر دعائیں ہیں!

Marfat.com

مجھے کچھ حوصلہ دے دے.....

میں اک انسان ہوں
اور جانتا ہوں یہ کہ ہر انسان فانی ہے
مگر یہ بھی تو اک بشری تقاضا ہے
کہ میری آنکھ میں آنسو بھرے ہیں تیرے جانے پر
میں ان کو روکنا چاہوں بھی
تو کتنا کٹھن ہے یہ!
میں جتنا روکتا ہوں، اور آنسو امڈے آتے ہیں!!
نظر بھر کر جدھر دیکھوں
ہیولا تیرا ہی
ہر سمت، ہر جانب نظر آئے
یہاں بیٹھی ہے تو بستر پہ

Marfat.com

اور یوں کہہ رہی ہے مجھ سے تو
''مجھ کو دوا دے دے!''
ادھر بیٹھی ہے کرسی پر
کہ تیری بیٹی تیرے بالوں میں کنگھی ذرا کر دے،
کبھی ہم کار میں بیٹھے
معالج کی طرف محوِ سفر ہیں
تا کہ وہ حالت تری دیکھے
تجھے کچھ مشورہ دے دے
دواؤں میں کوئی تبدیلی کرنی ہو،
تو وہ کہہ دے
کچن میں تو کبھی آ کر کھڑی ہوتی
کبھی اک مشورہ دیتی کوئی کھانے پکانے میں
کبھی آنگن میں آ کے چند لمحے بیٹھتی
کچھ بات کرتی
تجھ کو اب ہر ہر جگہ پر کھوجتی ہیں میری نظریں
جی یہ کرتا ہے
کہ تو یاں پر نظر آئے
کہ تو واں پر نظر آئے

Marfat.com

کہ تو ہر جا نظر آئے
مگر دل جانتا ہے یہ
کہ جیتے جی نظر کب آئے گی تو ہم کو
یہ دل جانتا تو ہے
کہ انہونی کبھی ہونی نہیں ہوتی
مگر دل بس میں کب ہے
مانتا کب ہے!
تو ہر انسان کی مانند اُس رب کی امانت تھی
کہ جس نے کتنے ماہ و سال ہم پر یہ عنایت کی
ہمارے درمیاں رہنے دیا تجھ کو......
محبت کے لیے
شفقت کی خاطر
مہربانی کے لیے
الفت کی خاطر
اور ہماری پرورش کے واسطے
اور اس لیے بھی
تاکہ دل جمعی ہماری ہوتری جانب سے ہر ہر آن، ہر ہر پل!
تو وہ چھتنار سایہ دار، اور اونچا گھنا پھیلا ہوا اک پیڑ تھی ایسا

Marfat.com

کہ جس کے ٹھنڈے میٹھے سُکھ کے سائے میں
دکھوں کی تپتی جلتی دھوپ سے ہر طور پر ہم بچتے رہتے تھے
زمانے بھر میں چُر چُگ کر اسی کی سبز شاخوں پر بسیرا آ کے کرتے تھے
اسی کی پھیلی شاخوں میں بنے، کچھ گھونسلوں میں
نیند کو آنکھوں میں بھرتے تھے
کچھ ایسے خواب آنکھوں کو نظر آتے تھے
جن سے زیست کے رستے سنورتے تھے!

مرا رب جانتا ہے یہ
کہ جب سے تجھ نے کمزوری کے باعث کام چھوڑے تھے
اور اک بستر پہ آلیٹی تھی تو
تجھ کو تبھی سے فکر لاحق تھا
کہ کیسے ہوں گے، اب سب کام،
لیکن دیکھ لے......
کاش، ایک پل کو دیکھ لے......
اب بھی وہ سارے کام ہوتے ہیں
بس اک تُو ہی نہیں ہوتی
بس اک تُو ہی نہیں ہوتی!

Marfat.com

ہر اک انسان فانی ہے
تو فانی تھی
میں فانی ہوں
مگر پیچھے جو رہ جاتے ہیں
آگے جانے والوں کے لیے آنسو بہاتے ہیں
کہ یہ بشری تقاضا ہے.....
مری آنکھوں سے بھی آنسو برستے ہیں
اور آنکھوں سے زیادہ
کتنا زیادہ
دل مرا سینے میں روتا ہے
مجھے بس اتنا بتلا دے
کہ اپنے دل کو میں کس طور سمجھاؤں
کہ ہر انسان فانی ہے!

مگر اب جا چکی ہے تو
مرے پھیلے ہوئے ان خستہ اور واماندہ ہاتھوں سے
نکل کر جا چکی ہے تو
مرے پھیلے ہوئے ہاتھوں میں اتنا دم کہاں ہے

Marfat.com

یہ مشیت سے تجھے لے لیں!
ترا جینا یہیں تک تھا

تری خاطر مرے دکھ درد کے سہنے کا یاں آغاز ہوتا ہے
جو میرے جیتے جی تک ہے!

مرے رب! اے مرے رب
تو مجھے کچھ حوصلہ دے دے،
..... مجھے کچھ حوصلہ دے دے!

Marfat.com

ہر گھڑی تیری اداؤں کا بیاں پھیلا ہے
اپنے ہر سمت مروّت کا جہاں پھیلا ہے

میرے آنگن میں چمکتی تھی تو مثلِ خورشید
تیرے جانے سے یہاں شب کا سماں پھیلا ہے

زیست جس جا پہ سجاتی رہی رنگوں بھرے پھول
واں پہ آہوں کے شراروں کا دھواں پھیلا ہے

ہر تکلف سے بری اب کے ہوا غم اپنا
چار سو اب کے یہاں سوزِ نہاں پھیلا ہے

Marfat.com

مل کے بیٹھے ہیں سبھی آج تری یاد میں یوں
غم چھپائیں بھی تو چہروں پہ عیاں پھیلا ہے

ہم کو تسلیم، ترا حق نہ ادا کر پائے
آج ہر طور سے ممکن کا گماں پھیلا ہے

رہ گئی ذہن پہ جم کر ترے جانے کی شبیہ
میرے ہر سمت وہی دُکھ کا جہاں پھیلا ہے

روح پر ایک عجب کرب سا طاری ہے سلیم
درد اٹھا تھا کہاں، اور کہاں پھیلا ہے!

Marfat.com

دعا

مجھے تو نے زمانے سے نرالا من دیا
مجھے سرسبز دیوار سخن میں چمن دیا

میں کس کس طور تیرا شکر کر پاؤں، بتا
مجھے علم و ہنر اور آگہی کا فن دیا

مرے مالک! عمل کی بھی مجھے توفیق دے
ترا فرمان میں نے کان سے تو سن دیا

مجھے چھوٹی سی نیکی بھی بڑی مشکل لگے
یہ من کی روئی کو شیطاں نے کیسا دھن دیا

Marfat.com

تری رحمت کے، مولا، کیا نرالے بھید ہیں
کہ اکثر پاپ کے بدلے میں تُو نے پُن دیا

گناہوں سے، مرے رب، پاک دھرتی پاک کر
کہ ہم لوگوں نے اس کو کیسا کیسا گھُن دیا

میں چاہوں روزِ حشر اپنی بھی بخشش بے حساب
عجب اک جال میری آرزو نے بُن دیا!

تجھے دشوار کیا گر مجھ کو جنت ہو عطا
ہو میرا کام، تُو نے کہہ جو لفظِ 'کُن' دیا

Marfat.com

Marfat.com

دُعا

مجھے تو نے زمانے سے نرالا گُن دیا
مجھے سرسبز دیوارِ سخن میں چمن دیا

میں کس کس طور تیرا شکر کر پاؤں' بتا
مجھے علم و ہنر اور آگہی کا ہُن دیا

مرے مالک! عمل کی بھی مجھے توفیق دے
ترا فرمان میں نے کان سے تو سُن دیا

مجھے چھوٹی سی نیکی بھی بڑی مشکل لگے
یہ من کی رُوئی کو شیطاں نے کیسا دُھن دیا

تری رحمت کے' مولا' کیا نرالے بھید ہیں
کہ اکثر پاپ کے بدلے میں تو نے پُن دیا

گناہوں سے' مرے رب' پاک دھرتی پاک کر
کہ ہم لوگوں نے اس کو کیسا کیسا گھُن دیا

میں چاہوں [illegible] بخشش
عجب اک جال میری آرزو نے بُن دیا!

تجھے دشوار کیا گر مجھ کو جنت ہو عطا
ہو میرا کام' تو نے کہہ جو لفظِ 'کُن' [illegible]

Marfat.com